امین اللہ پشاوری کے عقائد، خیانتوں، دھوکہ بازیوں، تضادات اور اکاذیب کا مجموعہ

قہر الباری

علی

امین اللہ البشاوری

المعروف

امین اللہ پشاوری غیر مقلد کے گمراہ کن عقائد

از افادات

مناظر اسلام، وکیل احناف، فاتح فرق باطلہ، جبل استقامت

حضرت مولانا مفتی **محمد ندیم** صاحب

ترتیب وتدوین

متعلم عبد الرحمٰن عابد

ناشر المرکز الحنفیہ پشاور

نام کتاب قہر الباری علی امین اللہ البشاوری

مولف منتظم عبدالرحمن عابد

تعداد 1000

صفحات 72

سن اشاعت اپریل 2013

ناشر المرکز الحنفیہ پشاور

ملنے کا پتہ:

مکتبہ نوجوانان احناف دلہ زاک روڈ یوسف آباد پشاور

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو اپنے استاد محترم شیر خیبر پختونخوا فاتح فرق باطلہ حضرت مولانا مفتی محمد ندیم المحمودی صاحب اطال اللہ ظلہ علینا کے نام منسوب کرتا ہوں جنہوں نے اپنی زندگی قربان کرکے اپنی ساری زندگی فرق باطلہ کی تردید میں وقف کردی ہیں اور اس عظیم محنت کی ثمرہ میں ایک عظیم انقلاب پیدا کیا ہیں جو کہ آج ہم اپنے آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔

جنکی زبان اثر سے امین اللہ سمیت دیگر غیر مقلدین کے مکروہ چہرہ سے پردہ اٹھ کر اس کا اصلی چہرہ لوگوں کے سامنے آگیا ہے اور کافی عرصہ گزر جانے کے باوجود امین اللہ سمیت دنیائے غیر مقلدیت گم صم ہے۔

فہرست مضامین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد لله الذی جعل الانبیاء فی الارض خلفاء وجعل حملة الشریعة الحنفیة البیضاء وثقه الانبیاء والصلوٰة والسلام علی رسوله محمد خاتم النبیین وعلی آله وصحبه النجباء واتباعه الاتقیاء وعلی جمیع المؤمنین والمؤمنات الحنفاء۔ اما بعد!

اگر تاریخ کے اوراق پر نظر ڈالی جائے اور قرآن کریم کا مطالعہ کیا جائے تو آپ کو ہر دور میں حامیین حق کے ساتھ ساتھ مخالفین حق بھی کافی تعداد میں نظر آئیں گے۔ کوئی زمانہ اہل حق پر تنقید وتردید کرنے والوں سے خالی نہیں ملے گا لیکن ہر دور میں اللہ تعالیٰ نے ایسے افراد پیدا کیے ہیں جو باطل پرستوں کی بکواسات ان کے سر پر ہی مارتے رہے۔ انہی اہل حق میں سے ایک جماعت علماء دیوبند کثر اللہ سوادھم بھی ہے۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

اہل باطل جس طریقے سے بھی اپنے مکروفریب کی جال بچھاتے، علماء دیوبند ہر میدان میں اہل باطل کا آپریشن کرتے اور الحمد اللہ آج بھی کرتے ہیں۔ جس کا اعتراف مخالفین بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ امین اللہ پشاوری [دراصل پشاوری نہیں بلکہ کوثری ہے] کے چچازاد اور اس کے مدرسہ میں حدیث پڑھانے والے حکیم ابوعمار سمیع اللہ غیر مقلد اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

> ''ددیوبندعلماء چه هغوی داسلام اوتوحید وسنت دپاره دیر خدمت کړےدے اود انګریزانو خلاف نے جهادکړےدے'' [دخلورو اماماتو مذهب: ۱۵۷]

ترجمہ: علماء دیوبند جنہوں نے اسلام اور توحید وسنت کی بڑی خدمت کی ہے اور انگریزوں کے خلاف جہاد کیا ہے۔

اس کے علاوہ کئی حوالہ جات اور بھی ہیں، جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ تاریخ میں علمائے دیو بند جیسی جماعت کا ملنا مشکل ہے۔ یہ ایک ایسا ایٹم بم حوالہ ہے کہ وہ غیر مقلدین جو اپنے اکابر اور بزرگوں کے بارے میں تو کہتے ہیں کہ ہم ان کو نہیں مانتے، ان کی کتابوں کو آگ لگادیں وغیرہ وغیرہ۔ لیکن علمائے دیو بند کو اسلام اور توحید و سنت کے خادم سمجھتے ہیں۔ فللہ الحمد۔

چونکہ توحید و سنت کے خادمین علمائے دیو بند کے ساتھ دشمنی شیطان کا مشن ہے اس لئے اس نے انسانوں میں بھی اپنے لئے ساتھی پیدا کئے اور انہی علمائے دیو بند کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی ڈیوٹی پر لگادیا۔ شیطان کے انہی ساتھیوں میں سے ایک ساتھی غیر مقلدین کی جماعت بھی ہے۔ یہ وہ جماعت ہے جس کی سرپرستی خود شیطان کرتا ہے، اس جماعت سے تعلق رکھنے والے علمائے دیو بند کے ساتھ دشمنی میں پوزیشن لینے کے لئے سرگرداں رہتے ہیں۔ توحید و سنت کے ان خادمین کے ساتھ دشمنی رکھنے والوں میں سے امین اللہ نامی ایک شخص بھی ہے جو ہے تو کہیں اور کا لیکن خود کو پشاوری کہتا ہے۔ یہ شخص بری طرح انگریزوں کے جال میں پھنسا ہوا ہے اور اس کے نشہ میں کبھی ایک کو اور کبھی دوسرے کو کافر کہتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اپنے فتاویٰ جات کی روشنی میں خود بھی زندیق، بدعتی اور بے وقوف شمار ہوتے ہیں۔ [حوالہ جات آگے آرہے ہیں] موصوف اصل میں کونڑ کے رہنے والے ہیں لیکن وہاں سے بھاگ کر پشاور کی پاک فضا میں غیر مقلدیت کے جراثیم پھیلا رہے ہیں۔

یہ شخص پہلے علمائے دیو بند کو مسلمان سمجھتا تھا [جو ان کی کتب سابقہ اور بیانات میں موجود ہے] لیکن جوں جوں غیر مقلدیت کا نشہ بڑھتا رہا اس کے رویہ میں تبدیلی آتی رہی یہاں تک کہ علمائے دیو بند کو فرقہ باطلہ بلکہ کافر تک کہنے لگا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

جب اس نے پشاور کی فضا خراب کر کے ہر جگہ اہل حق علمائے دیو بند کے عقائد کو مشرکانہ کہہ کر شیطانی وصف انتشار پیدا کیا اور جگہ جگہ چیلنج بازیاں شروع کیں تو

اس کی زبان کو لگام دینے کے لئے علمائے دیوبند کے ترجمان، مناظر اسلام، وکیل احناف، فاتح غیر مقلدیت حضرت مفتی ندیم صاحب زاد اللہ عمرہ وعلمہ فرض کفایہ ادا کرتے ہوئے میدان میں اترے۔ بلکہ وہ بذات خود امین اللہ کی مسجد میں گئے۔ لیکن امین اللہ سامنے آنے کی بجائے چھپ گیا، شیر اسلام نے انہی کی مسجد میں منبر پر کئی بار کوڑ ملا کو للکارا لیکن کوڑ ملا کا کوئی پتہ نہ چلا۔

جب ہم امین اللہ کی حاضری سے مکمل طور پر مایوس ہو گئے اور یقین ہوا کہ اب وہ ہمارے سامنے آنے والے نہیں ہیں۔ اور جآء الحق وزھق الباطل کی عملی شکل ہم نے دیکھ لی تو ہم نے ان کی مسجد میں نعرہ تکبیر بلند کیا اور یوں امین اللہ کی جائے رہائش گنج نعرہائے تکبیر سے گونج اٹھا۔ وہاں ہر خاص وعام کے چہروں پر خوشی کے آثار نمایاں تھے اور ہر چہرہ پر ایک سوالیہ نشان تھا کہ اتنا مشکل کام کیسے کیا گیا۔ [یہ ساری کارروائی ویڈیوز میں موجود ہے جبکہ انٹرنیٹ پر بھی دیکھی جا سکتی ہے]۔

چونکہ مفتی صاحب مدظلہ کی آرزو تھی کہ امین اللہ کے ساتھ آمنے سامنے بات ہو جائے لیکن جب وہ پوری نہ ہوئی تو انہوں نے عوام الناس کو ان کا اصل چہرہ دکھانے کے لئے ایک بیان کیا جس میں حوالہ جات کے ساتھ ان کے گمراہ کن عقائد بیان کئے۔ اس بیان کی ویڈیو سی ڈی ریکارڈ کی گئی ہے، جس سے الحمد للہ بہت سارے حضرات کو فائدہ ہوا اور کئی مخالفین بھی راہ راست پر آگئے۔ راہ راست پر آنے والے بھائیوں کے انٹرویوز ماہنامہ "ترجمان احناف" میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ دوست احباب نے اصرار کیا کہ اس بیان کو کتابی شکل میں شائع کیا جائے تاکہ جن لوگوں تک ویڈیو نہیں پہنچی وہ بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔

قارئین کرام! یہ کتاب اب آپ کے ہاتھوں میں ہے، آپ خود سوچیں اور قیامت کے لمحات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایمانداری سے فیصلہ کریں کہ ایسے عقائد کے حاملین کی تردید کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

غیر مقلدین کو کھلا چیلنج:

غیر مقلدو! کان کھول کر سن لو، تم نے ہر جگہ فساد اور انتشار کے اڈے قائم کر کے فضا کو خراب اور بدبودار بنا دیا ہے۔ تو سنو! امین اللہ کوثری! ہم آپ کو چیلنج دیتے ہیں، دن، رات، پاکستان، افغانستان، مسجد میں، عدالت میں... جہاں چاہو، جب چاہو ہم تیار ہیں۔ ان شاء اللہ۔ ہمت ہے تو سامنے آؤ اور اپنے ہی عقائد پر ہم سے بات کرو تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔

تمہارے عقائد.... جن میں سے بعض کفری ہیں اور بعض گمراہ کن۔ اگر آپ کے اندر رتی بھر ایمان ہو اور اپنے ایمان کی دفاع کر سکتے ہو تو آؤ صرف اپنے ایمان کی دفاع کے لئے مجلس قائم کریں۔ یا میں جو حوالہ جات دینے لگا ہوں ان کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے مجلس قائم کریں۔ ہمارا بحث صرف تیرے عقائد پر ہو گا دیگر غیر مقلدین کے عقائد پر نہیں۔ لیکن تم تیار نہیں ہو سکتے اور یقیناً تیار نہ ہو سکو گے۔ کیونکہ

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

معذرت:

قارئین کرام! اگر ہمارے قلم سے کوئی سخت لفظ نکلے تو اسے رد عمل یا جذبہ ایمانی پر محمول کر کے ہمیں معذور سمجھئے کیونکہ اس نے عظیم ہستیوں [امام اہلسنت، محقق دوران شیخ الحدیث مولانا سرفراز صفدر نور اللہ مرقدہ اور فقیہ العصر مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم] کے متعلق لکھا ہے کہ یہ دونوں مسکین تو اندھے ہیں۔

[د تقلید حقیقت او د مقلدینو اقسام پښتو ص 195]

اور غیر مقلدین کے لئے درد سر فاتح غیر مقلدیت مولانا محمد امین اوکاڑوی اور مناظر اسلام مولانا منظور مینگل صاحب مدظلہ کو صاحب خرافات کہا ہے۔ [تحفۃ المناظر پښتو ص ۴] ایک جگہ لکھتا ہے امام الضلال صفدر اوکاڑوی۔ [تحفۃ المناظر پښتو ص: ۱۵۹]۔ بلکہ اس نے تو

عمومی طور پر مقلدین کو بے ایمان کہا ہے [د تقلید حقیقت او د مقلدینو اقسام ص: ۲۸۱] استغفر اللہ۔

اسی طرح مناظر اسلام فاتح غیر مقلدیت حضرت مفتی ندیم صاحب حفظہ اللہ من شرور الوہابیہ کے بارے میں امین اللہ کے دو شاگرد جمال الدین وضیاء الرحمٰن نے "گیدڑ، جاہل، الیاس گھمن کا کتا" [ویڈیو میں موجود ہے] کیا کیا بکے۔ میں ابھی دیکھوں گا کہ امین اللہ کے عقائد پر مناظرے کے لئے امین اللہ یا ان کے شاگرد تیار ہوتے ہیں یا نہیں؟ اور یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ گیدڑ اور انگریزوں کا کتا خود امین اللہ ہے یا ان کے یہ دو شاگرد۔

اسی طرح دوسری جگہ لکھتا ہے کہ مقلدین کفار اور مشرکین بدعتیوں کی طرح کلام کرتے ہیں۔ [تحفۃ النا ظر ص: ۶۹] بلکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے بارے میں لکھا ہے کہ نہ وہ جہاد کرتے اور نہ ہی عبادت کرتے بلکہ صرف قیاسات کے لئے بیٹھے تھے۔ [تحفۃ النا ظر: ۶۹] استغفر اللہ۔ حتی کہ اس ظالم غیر مقلد نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے اقوال ثلث کو بدعت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بے وقوف کہا ہے۔ العیاذ باللہ۔ بلکہ اس بے شرم نے تو انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں معاذ اللہ نہایت نازیبا الفاظ استعمال کیے جن کو نقل کرتے ہوئے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

اس طرح کوثری صاحب نے ہمیں اور بھی سخت الفاظ سے یاد کیا ہے، گو قاعدہ بھی ہے۔ ؎

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

لیکن علم وشائستگی اور تہذیب کا تقاضا یہ نہیں ہے کہ انسان اپنے دائرہ اخلاق سے باہر جائے اور مجنون کی سی بڑھکیں مارنے لگے۔

اب بھی اگر کوئی شخص ان سارے کرتوتوں کے باوجود ہمیں ملامت کرتا ہے تو وہ جانے اور اس کا کام۔

پہلے مجھے پڑھئے

قارئین کرام! یہ سارا علمی مواد دراصل مناظر اسلام حضرت مولانا مفتی محمد ندیم مدظلہ کی تقریر ہے، جو ہم نے دوست احباب کی اصرار پر کتابی شکل میں شائع کردی ہے اگر قارئین کو اس میں کوئی عیب یا غلطی دکھائی دے تو اسے بندہ کی خطا سمجھی جائے، اور جو کمال لائق اعتبار ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم کی طرف سے سمجھیں۔

❖ ہم نے کوثری صاحب کے عقائد پر مختصر تبصرہ ذکر کیا ہے تاکہ صرف سوئے ہوئے مسلمانوں کو جگائیں اور رسالہ بھی مختصر ہو۔ ان شاء اللہ طبع دوم میں عقائد کی تفصیل اور مزید کرتوت ذکر کریں گے۔ اس لئے کہ ابھی ہم نے امین اللہ کی صرف چند کتابوں پر سرسری نگاہ ڈالی ہے۔

❖ یہ بندہ ناچیز کی پہلی کاوش ہے، لکھنے لکھانے کا کوئی خاص تجربہ نہیں۔ اس لئے اگر قارئین کو کوئی عیب یا نقص دکھائی دے، یا کوئی بھائی ہمیں مزید بہتری کے لئے مشورہ یا رائے دینا چاہتے ہیں، چاہے وہ مخالفین میں سے ہو یا مؤیدین میں سے، بڑا ہو یا چھوٹا۔ ہم ہر معقول مشورہ کے بے حد مشکور رہیں گے۔

❖ میں بعض بھائیوں کی خدمت میں انتہائی ادب کے ساتھ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ بعض ساتھی جو اس بات کو ہوا دیتے ہیں کہ یہ تفرقہ بازی ہے، ایک دوسرے پر طعن نہ کرو۔ اہل حدیث بھی سچے اور ہم بھی سچے۔ تو میں ان لوگوں کو اپنے سر کا تاج سمجھتا ہوں، ان سے درخواست کرتا ہوں کہ خدارا! جوش کی بجائے ہوش سے کام لیں اور شیطان کی چال [حکمت کے نام سے] دھوکہ نہ کھائیں۔ حقیقت سمجھنے کی کوشش کریں۔ ہم جو حوالہ جات پیش کریں گے اگر یہ ان کی کتابوں میں نہ ہوں تو ہم مجرم ہیں۔ جب یہ ساری باتیں ان کی کتابوں میں موجود ہیں تو خدارا! خدارا شیطان کی چال میں نہ آئیں بلکہ غیرت

عمری پیدا کر کے نام نہاد اہل حدیث کا کھلم کھلا بائیکاٹ کیجئے گا۔

❖ میری مراد غیر مقلدین سے وہ لوگ ہیں جو تقلید کو برا سمجھ کر موحدین و متبعین سنت مقلدین کو کافر اور مشرک کہتے ہیں، اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم کو حجت نہیں سمجھ کر ان کی تنقیص کرتے ہیں، اسلاف کی بے حرمتی کرتے ہیں، امین اللہ کے باطل نظریات و عقائد سے متفق ہیں، اور قرأت خلف الامام یا رفع الیدین نہ کرنے والوں پر طعن کرتے ہیں۔ جو لوگ ایسے نہیں وہ میری مراد ہرگز نہیں اگرچہ اختلاف ان سے بھی ہے لیکن وہ اپنی جگہ ہے۔

غیر مقلدین سے خطاب:

اگر امین اللہ کوثری یا کوئی اور غیر مقلد نے جواب لکھنا ہو تو میری گزارش ہے کہ قرآن و سنت کو مد نظر رکھ کر جواب لکھیں، کیونکہ آپ کے ہاں اصول صرف قرآن وحدیث ہیں۔ خود امین اللہ کوثری نے لکھا ہے:

فتاویٰ الدین الخالص ج: ۱ ص:

یعنی حکم شرعی صرف اور صرف کتاب و سنت سے ہی لیا جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک [illegible] صرف قرآن و حدیث [illegible] اس لئے امین اللہ اینڈ کمپنی اپنے مقابلے میں کبھی بھی تیسری چیز پیش نہیں کریں گے۔ اور چونکہ ان کے کلام میں حصر ہے اس لئے اگر انہوں نے خلاف ورزی کی تو جواب ناقابل ہوگا۔

اسی طرح ایک جگہ لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو قیاسات نہیں بتائے۔

[تحفۃ القرآن: ج: ۲، ص: ۱۷۰]

اسی طرح ایک جگہ اس نے بغیر کسی قید کے قیاس کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

]

”چه څوك قياسونو پسے روان وی هغه به ګمراه کیږی.

[د تقلید حقیقت او د مقلدینو اقسام ص: ۳۹]

سید بدیع الدین راشدی غیر مقلد ایک فتویٰ میں کہتا ہے کہ: "ہم قرآن وحدیث کے علاوہ کسی اور چیز کو سند نہیں سمجھتے۔ [التنبیہ المشہود فی تسوید قرن المسعود ص ۹]۔

تو نام نہاد اہل حدیث کے علاوہ باقی حضرات تورات اور انجیل کو تو سند نہیں سمجھتے بلکہ اجماع اور قیاس کو دلیل شرعی سمجھتے ہیں۔ تو اس نے خاموش انداز سے ان دونوں کا انکار کرتے ہوئے "ہم تیسری چیز کو دلیل نہیں سمجھتے" کا جملہ لکھا۔

اسی طرح عابد نامی ایک اور متعصب غیر مقلد اپنی کتاب " الجرح علیٰ اصول الفقہ" میں لکھتا ہے کہ: ..... "اصول فقہ میں ہے کہ قیاس حجت شرعی ہے۔ حالانکہ شریعت محمدیہ سے اس کا بطلان ثابت ہے۔ [الصارم المسلول فی الذب عن الاصول]

اور وحید الزمان غیر مقلد اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ " جب اجماع کوئی چیز نہیں تو قیاس اصطلاحی جس کو چوتھی دلیل بنالیا گیا ہے اس کی بھی ضرورت نہیں۔ [عرف الجاری ص ۳] اسی طرح رئیس ندوی غیر مقلد اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

" ظاہر ہے کہ منکر قیاس ...... اہلحدیث ہی ہوگا۔ [ضمیر کا بحران: ص: ۳۷۶]

اور دوسری کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

"جس چیز کو کچھ لوگوں کی اصطلاح میں قیاس شرعی کیا جاتا ہے۔ اس کا حجت ہونا نزاعی واختلافی چیز ہے۔ اسلئے ...... فی نفسی حجت نہیں۔ [تصحیح العقائد ص: ۳۷]

اور غیر مقلدین کے شیخ الحدیث عبد المنان نور پوری کا اشاعت خاص رسالہ میں لکھا گیا ہے کہ " یہ [مقلدین] جتنی بھی دلیلیں اجماع کی پیش کرتے ہیں بخی ان میں سے کوئی بھی نہیں۔" دوسری جگہ لکھتے ہیں: " یہ [دلیل] بھی اجماع کی نفی ہے کہ اجماع ہوتا ہی نہیں ہے اور یہ [مقلدین] بنائے بیٹھے ہیں۔" پھر لکھتے ہیں: "تو یہ [دلیلیں بھی] اجماع کی نفی ہے۔ اس حدیث نے تو اجماع کے پرخچے اڑا دیے ہیں۔" [سہ ماہی مجلہ ص: ۳۰ و ۳۱]

اور امین اللہ غیر مقلد نے بھی لکھا ہے کہ " کعبہ ومسجد حرام کو اندر جاتے

وقت غسل ثابت نہیں۔ تو جو لوگ اسے مستحب کہتے ہیں انکے پاس کوئی دلیل بھی نہیں ہے سوائے رائے اور قیاس کے جو کہ دلیل نہیں اور نہ ان سے عبادت ثابت ہوتا ہے اور نہ اس کی کوئی ضرورت ہیں۔ [الدین الخالص: ج:۳ ص:۳۷۹ مسئلہ:۵۷۵]

اسی طرح ہمارے پاس دلائل کے انبار موجود ہیں کہ تم لوگ اجماع اور قیاس شرعی کے منکر ہو۔

تو اسی وجہ سے جواب میں قرآن وحدیث ہونی چاہیے اور حدیث بھی مرفوع ہو کیونکہ غیر مقلدین کی کتابوں میں اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال کی حجت کا انکار موجود ہے۔ دیکھئے "الحق الصریح ۳/۷۶، ۵/۳۴۹، ۳۹۲، ۱۳۳، ۱۲/۵۳۱۔ فتاویٰ نذیریہ ۱/۶۲۲۔ ثنائیہ ۱۲/۲۲۳۔ حقیقۃ الفقہ ۱۳۶، ۱۔ التاج المکلل ۲۹۲۔

اور حدیث مرفوع بھی ایسی ہو کہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد وقیاس کو دخل نہ ہو، بلکہ خالصۃ پیغمبر علیہ السلام کی طرف وحی کی گئی ہو۔ کیونکہ آپ کے ہاں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اجتہاد وقیاس حجت نہیں۔ ملاحظہ کیجئے، آپ کے خطیب الہند محمد جوناگڑھی غیر مقلد نے لکھا ہے:

"بزرگوں، مجتہدوں اور امام کی رائے اور قیاس اجتہاد واستنباط اور ان کے اقوال تو کجا شریعت اسلام میں خود پیغمبر علیہ السلام بھی اگر اپنی طرف سے بغیر وحی کے کچھ فرمائیں تو وہ بھی حجت نہیں [یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اجتہاد وقیاس حجت نہیں]" (طریق محمدی ص:۴۰)۔

اور موصوف کا تذکرہ امین اللہ نے بھی اپنی کتاب "د تقلید شرعی حیثیت" میں کی ہے۔

جب غیر مقلدین کے ہاں نبی علیہ السلام کا اجتہاد حجت نہیں تو ہمیں دلیل میں وہ احادیث مرفوعہ چاہئیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحۃً فرمایا ہو کہ قال اللہ تعالیٰ یا اوحی الیّ یا" ان روح القدس نفث فی قلبی وغیرہ کے الفاظ ہو۔ اور قرآن کریم کے پیش کرنے میں کچھ شرائط ہیں لیکن وہ فی الحال چھوڑ دیتے ہیں

۔وہ پھر کبھی ان شاء اللہ پیش کریں گے۔

اور جو حدیث دلیل میں پیش کریں گے وہ صحیح ہونی چاہئے کیونکہ امین اللہ کے ہاں ضعیف حدیث فضائل اعمال میں بھی قابل قبول نہیں ۔دیکھئے" [الحق الصریح: ۲۸۸/۲]

اور حدیث کی تصحیح یا تضعیف بھی اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ ﷺ سے پیش کروگے، اس میں کسی شخص (علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ، ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ، بخاری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم) کی تقلید نہیں کروگے۔اس لئے کہ احادیث کی تصحیح اور تضعیف مسائل اجتہادیہ میں سے ہے،علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ تذکرۃ الحفاظ کے دیباچہ میں لکھتے ہیں:

ھذہ تذکرۃ باسماء معدلی حملۃ العلم النبوی ومن یرجع الیٰ اجتہادہم فی التوثیق والتضعیف والتصحیح"

اسی طرح ایک جگہ لکھتے ہیں:

فانالاندعی العصمۃ من السھو والخطاء فی الاجتہاد فی غیر الانبیاء۔ [مقدمہ میزان الاعتدال:۱/ ۱۱۳]

ایک اور جگہ رقمطراز ہیں:

یحییٰ بن معین وقدسالہ عن الرجال عباس الداودی وعثمان الدارمی وابو حاتم وطائفۃ واجاب کل واحدمنہم بحسب اجتہادہ ومن ثم اختلف اراؤہ وعباراتہ فی بعض الرجال کمااختلف اجتہادات الفقہاء المجتہدین وصارت لہم فی المسئلۃ اقوال۔ذکرمن یعتمد قولہ فی الجرح والتعدیل ۱۷۲۔

علامہ منذری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

واختلاف ھؤلاء ای المتکلمین فی الرجال کاختلاف الفقہاء کل ذالک یقتضیہ الاجتہاد۔ رسالۃ فی الجرح والتعدیل:۴۰

▪ ان عبارات سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ تصحیح وتضعیف وغیرہ اجتہادی

مسائل ہیں اور تمہاری کتابوں میں بھی موجود ہیں کہ احادیث کی تصحیح وتضعیف کو قبول کرنا تقلید ہے [تحفۃ المناظر وغیرہ] بلکہ تمہارے اکابرین کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔ برموقع قارئین ملاحظہ فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

امین اللہ لکھتا ہے کہ اجتہاد صرف مجتہد کے لئے حجت ہے نہ کہ غیر مجتہد کے لئے [الحق الصریح: ۳۲۰/۲]۔

اس لئے تمہارے قول کے مطابق یہ ائمہ تو تصحیح اور تضعیف کرسکتے ہیں لیکن غیر مقلدین کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں۔ اگر غیر مقلدین نے بھی یہ مسئلہ اجتہادی قبول کیا تو تقلید لازم آئے گی کیونکہ امین اللہ ہی کا قول ہے کہ کسی کی اجتہادی رائے کو قبول کرنا تقلید ہے۔ [التحقیق السدید ص:۳۸]۔

نوٹ: ہم نے امین اللہ کو اپنے نام سے یاد کیا ہے یعنی بغیر القابات کے۔ ایک دفعہ ہمارے دوست امین اللہ کوثری کے بھائی مولوی حضرت محمد سے باتیں کررہا تھا تو ہمارے دوست نے امین اللہ کو نام سے یاد کیا، اس پر اس نے کہا کہ تم تو بڑے بے ادب ہو۔ ہمارے دوست نے کہا کیوں؟ [اگرچہ ہم اس کا مطلب سمجھ گیا تھا] تو اس نے کہا کہ آپ نے شیخ صاحب کو نام سے یاد کیا ہے۔ تو ہمارے دوست نے پوچھا کہ کیا کسی کو بغیر القابات کے یاد کرنا بے ادبی ہے تو کہنے لگا کہ ہاں۔ یہ سن کر ہمارے دوست نے کہا کہ پھر تو آپ کے بھائی کوثری صاحب نے اپنی کتاب حکمۃ القرآن میں اللہ کے برگزیدہ نبی کو بھی بغیر القابات کے یاد کیا ہے۔ یعنی نہ نام سے پہلے حضرت اور نہ نام کے بعد علیہ السلام وغیرہ۔ لکھتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو اسماعیل پتھر لے کر آتے۔ [حکمۃ القرآن ص:۱۰۱، ج:۲] اب وہ اس کا جواب تو دے نہیں سکتا تھا اس لئے کہنے لگا کہ اس کو چھوڑو۔ [ریکارڈ موجود ہے]۔

جب کوثری صاحب نے نبی کو بغیر القاب کے یاد کیا ہے تو اس کے بھائی کے قاعدے کے مطابق کوثری صاحب بے ادب ثابت ہوگئے۔ اسی طرح مذکورہ بالا

صفحہ پر "حاجرہ" کا نام اور ص: ۳۵۳ جلد:۱ پر بغیر القابات کے "موسیٰ" اور تحفۃ الناظر میں ص ۷ پر بغیر القابات کے "محمودالحسن "لکھا ہے۔ اسی طرح اگر شمار کیا جائے تو ایک لمبی فہرست بن جائے گی۔اس لئے میں نے بھی "فمن اعتدیٰ علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدیٰ علیکم " پر عمل کرتے ہوئے صرف امین اللہ ہی لکھا۔

انبیاء کرام علیہم السلام

امین اللہ کی نظر میں

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی اصلاح کے لئے دنیا میں انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور لوگوں کو ان کے طریقوں پر چلنے کا حکم دیا۔ ان کی نقش قدم پر چلنے میں کامیابی اور اس سے روگردانی میں ناکامی کا اعلان فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیماً

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ہمارے لئے نمونۂ تقلید ہے، جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔

لیکن کچھ بدبخت لوگ مشرکین عرب کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مجنون کہتے، کبھی ساحر اور کبھی اس قسم کے دوسرے الفاظ۔ جب کہ کچھ لوگ ایسے بھی تھے جنہوں نے اپنی جان، اپنا مال اور اور اپنی اولاد تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کر دیا تھا۔ انہوں نے اپنے نبی کی ہر ہر ادا کو اپنا لیا تھا۔

مشرکین مکہ جہاں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتے وہیں ان کے ساتھیوں کو بھی بے جحت سمجھ کر تکلیف اور اذیت دیا کرتے تھے۔ مشرکین مکہ تو مر کھپ گئے، صفحہ ہستی سے ان کا نام ونشان مٹ گیا لیکن کچھ لوگ اب بھی ایسے موجود ہیں جو مشرکین مکہ کی نیابت کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال واعمال پر اعتراض کرتے ہیں اور ان کے جان نثاروں کو بے جحت کہتے ہیں۔ ان کی گستاخی کرتے ہیں۔ اس قسم کے لوگوں کو ہم غیر مقلدین کہتے ہیں۔ ہم اس رسالہ میں امین اللہ غیر مقلد کی کتابوں سے ان کے عقائد بطور ''مشت نمونہ خروار'' پیش کریں گے۔ تفصیل کے لئے ہماری کتاب ''غیر مقلدین کے گمراہ کن عقائد'' اور ماہنامہ ''ترجمان احناف'' کا مطالعہ

کرتے رہیں۔

آیئے! ہم آپ کو غیر مقلدین کے امام العصر کی کتابوں سے دکھاتے ہیں کہ غیر مقلدین کے ہاں انبیاء کرام علیہم السلام کا کیا مرتبہ ومقام ہے؟۔

انبیاء کرام علیہم السلام معصوم نہیں:

چنانچہ لکھتے ہیں:

انبیاء قبل النبوۃ اوبعدالنبوۃ د کبا ئرو نہ معصوم دی البتہ صغا ئر ترینہ صادر شویدی. [الحق الصریح ۳۲۰/۱ طبع اول وطبع چھارم: ۳۰۲/۱، حکمۃ القران ۳۸۹/۱ ، طبع دوم ۳۹۹/۱]

ترجمہ: انبیاء کرام علیہم السلام نبوت سے پہلے اور نبوت کے بعد کبیرہ گناہوں سے تو معصوم ہیں البتہ صغیرہ گناہ ان سے ہوئے ہیں۔ [حوالہ بالا]

اس کے بعد امین اللہ نے مثالوں کا ایک سلسلہ باندھا ہے کہ فلاں نبی سے فلاں گناہ ہوا ہے فلاں سے فلاں اور فلاں سے فلاں گناہ۔ ابراہیم علیہ السلام نے تین جھوٹ بولے تھے وغیرہ۔ آگے لکھتے ہیں کہ اگر انبیاء علیہم السلام سے صغیرہ گناہ کا صادر ہونے کو مان نہ لیا جائے تو پھر ان آیات میں تاویل کرنی پڑے گی۔...... تو یہ ہے غیر مقلدین کی خدمتِ علم ودین؟؟

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں انبیاء کرام علیہم السلام کی تابعداری اور اطاعت کا حکم دیا ہے تو اگر معاذاللہ انبیاء کرام علیہم السلام سے بھی گناہ سرزد ہوتے ہیں تو کیا ہم پر گناہوں کی تابعداری بھی واجب اور فرض ہوگی؟ یاللعجب۔

جس طرح مخالفین اسلام انبیاء کرام علیہم السلام کی عصمت کے منکر ہیں [عدم معصومیت محمد از مسٹر جیمس موضع راناگھاٹ ضلع ندیا] اسی طرح غیر مقلدین بھی قائل نہیں کیونکہ امین اللہ غیر مقلد نے مثال میں کبیرہ گناہ [جھوٹ وغیرہ] ذکر کی

ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ امین اللہ غیر مقلد صرف صغیرہ گناہ کے وقوع کے قائل نہیں بلکہ کبیرہ گناہ کے وقوع کے بھی قائل ہیں۔ امین اللہ غیر مقلد کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ یہاں کذب سے مراد وہ کذب نہیں جو صدق کے مقابلے میں آتا ہے جو حرام ہے بلکہ یہاں توریہ اور تعریض مراد ہے۔ عربی لغت میں کذب کے کئی معانی آتے ہیں۔ آپ ذرا " البدایہ والنہایہ: ۱۳۷/۴ معالم السنن ۲۹۵/۱، تہذیب اللغۃ ۱۰۰/۱۰ ، معجم مقاییس اللغۃ ۸۸۸ ، الشفاء ۱۲۳/۲۔ کا مطالعہ کریں تو ان شاء اللہ آپ کو خاطر خواہ فائدہ ہو گا۔ بلکہ امین اللہ غیر مقلد کے محبوب مودودی صاحب جس کی اس نے تعریف کی ہے اور اس کی تفسیر " تفہیم القرآن " پڑھنے کی ترغیب دی ہے۔ [اصول التفسیر ۳۴۷] وہ سرے سے اس حدیث سے ہی انکار کرتے ہیں۔

[دیکھئے تفہیم القرآن ۱۶۷/۳ ، رسائل و مسائل ۳۵/۲]

اور پھر امین اللہ کا یہ فرمانا کہ "پھر یہاں تاویلات کرنی پڑیں گی" تو اس کے بارے میں ہم عرض کریں گے کہ جناب والا آپ کو تاویلات سے اتنی الرجی کیوں ہے حالانکہ آپ کے گروہ کے امام ابراہیم سیالکوٹی کا کہنا ہے کہ تاویلات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہیں۔ [دیکھئے تاریخ اہل حدیث ص: ۳۱۸]

اب بتائیں کہ آپ کی دشمنی تاویلات سے ہے یا انبیاء کرام علیہم السلام سے۔

آگے لکھتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے گناہوں کا تذکرہ منبر پر یا کتاب میں کرنا نقصان دہ ہے۔ [حکمۃ القرآن ۳۹۰/۱، جدید ایڈیشن ۳۰۰/۱]

تو کوثری صاحب! ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ یہ الحق الصریح اور حکمۃ القرآن [جو در اصل الباطل الصریح و تحریف القرآن ہیں] کیا یہ کتابیں نہیں ہیں؟ یقیناً کتابیں ہیں اور جب کتابیں ہیں تو کیا آپ نے نقصان نہیں کیا؟! اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اسلام کو جتنا نقصان تم نے پہنچایا ہے اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔

تو یہ بھی کتابیں ہی ہیں۔ اگرچہ تفسیر کو عمدہ بنانے کے لئے یہ لکھا گیا ہے کہ تفسیر

کا نام الہامی ہے۔[ص: ۳جدید ایڈیشن] لیکن کیا یہ گند اور خرافات بھی الہامی ہیں؟ یا آپ نے اپنے بڑوں کی نقش قدم پر چل کر یہ نظریہ قائم کیا ہے کہ یہ کتاب اللہ نے لکھا ہے۔ [کرامات اہل حدیث ص ۲۳]

بہر کیف، قارئین آگے دیکھتے جائیں کہ موصوف نے کیا گل کھلائے ہیں۔

یہاں تو موصوف نے دعویٰ کیا کہ انبیاء کرام علیہم السلام گناہوں سے پاک نہیں [معاذ اللہ] اب ہم ان سے ذرا اور تفصیل بھی دریافت کرتے ہیں کہ یہ گناہ کس وجہ سے ہوئے ہیں؟ کیا وجہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام سے گناہ صادر ہوئے؟ آیئے دیکھتے ہیں کہ موصوف اس کے جواب میں کیا لکھتے ہیں؟

انبیاء کرام علیہم السلام سے گناہ بوجہ شہوت و حرص کے ہوئے [معاذ اللہ]

یہ ظالم شخص انبیاء کرام علیہم السلام سے گناہ کے وقوع کی وجہ بتا رہا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام سے گناہ کیوں ہوا؟ ہمارے ہاتھ تو اس کی عبارت نقل کرتے ہوئے بھی لرزتے ہیں، آنکھیں شرم سے جھکی جارہی ہیں، لیکن کیا کریں قارئین کرام کو اس بدتمیز شخص کی اصلیت دکھانے کا اور کوئی راستہ بھی تو نہیں۔ تو جناب من! موصوف لکھتا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام سے گناہ بوجہ حرص و شہوت کے ہوا ہے۔[معاذ اللہ، استغفر اللہ من ذالک]۔ موصوف کی اصل عبارت ملاحظہ فرمالیں:

معصیت په دوه قسمه دے.[معصية اساسها الكبر] یوهغه معصیت دے چې دهغے بنیاد کبر یعني تکبر وي.دویم معصیت [معصية اساسها الحرص والشهوة] هغه دے چې دهغے بنیاد حرص اوشهوت دے.

اول د دویم نه ډیرسخت دے اولنے معصیت د ابلیس دے او دویم معصیت دآدم علیه السلام دے.

[حکمة القرآن ۳۸۲/۱، جدید ایڈیشن ۳۹۲/۱]

ترجمہ: معصیت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک معصیت وہ ہے جس کی بنیاد کبر اور تکبر ہو اور دوسری معصیت وہ ہے جس کی بنیاد حرص اور شہوت ہو۔ پہلی قسم دوسری سے زیادہ سخت ہے۔ پہلی قسم کی معصیت ابلیس کی معصیت ہے اور دوسری قسم معصیت آدم علیہ السلام کی معصیت ہے۔ (اصل عکس کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں!)

یعنی شیطان نے جو گناہ کیا تھا وہ تکبر اور غرور کی وجہ سے کیا تھا اور آدم علیہ السلام نے جو گناہ کیا تھا وہ حرص اور شہوت کی وجہ سے کیا تھا۔ معاذاللہ

اب اگر میں کہوں کہ امین اللہ کوثری نے غیر مقلدیت شہوت پرستی اور حرص کی بنیاد پر اپنائی ہے تو کیا امین اللہ اور اس کے اندھے مقلدین اس بات کو برداشت کرسکیں گے۔ تف ہے ایسی غیر مقلدیت پر جس میں انبیاء کرام علیہم السلام کا بھی لحاظ نہیں کیا جاتا ہے۔

سچ سچ بتاؤ اگر تم حق پرست مقلد ہوتے تو کیا تم یہ بکواسات لکھتے؟ نہیں ہرگز نہیں کیونکہ مقلد تو اپنے امام کے تابع ہوتا ہے۔ آپ ہی کی کتاب التحقیق السدید ص ۴۷ اور " د تقلید حقیقت او د مقلدینو اقسام ص: ۲۱۳، پر بھی یہی قاعدہ لکھا ہے۔ لیکن واقعی کسی نے درست ہی کہا ہے کہ "غیر مقلد شتر بے مہار بن جاؤ پھر جو جی میں آئے کرتے جاؤ"۔

حالانکہ آپ نے اپنی کتاب "حکمۃ القرآن ص: ۲۰۴/۱ جدید ۲۱۱" میں شہوت کو کفار کی صفت کہا ہے۔ اور یہاں اللہ کے برگزیدہ نبی آدم علیہ السلام کے بارے میں لکھا ہے کہ ان کی معصیت شہوت کی وجہ سے تھی۔ معاذاللہ۔

آدم علیہ السلام عابد نہیں تھے۔ معاذاللہ

موصوف نے گستاخی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آدم علیہ السلام سے گناہ بوجہ شہوت ہوا تھا۔ [معاذاللہ] اب ذرا ہم موصوف کی کتابوں میں دیکھتے ہیں کہ آخر یہ شہوت ہے کیا چیز؟۔ اسی غرض سے جب ہم نے حکمۃ القرآن ۱۱۸/۱ جدید ۱۲۳/۱ کا مطالعہ کیا

تو وہاں لکھا تھا کہ ”شہوت اور عبادت جمع نہیں ہوتے“۔ جب آدم علیہ السلام سے گناہ شہوت کی وجہ سے ہوا اور شہوت اور عبادت جمع نہیں ہوتے تو نتیجہ یہ نکلا کہ آدم علیہ السلام عابد نہیں تھے جب موصوف کے ہاں تارک الصلوٰۃ کافر ہے [حکمۃ القرآن ۱۵۸/۱] تو وہ شخص جو بالکل عبادت ہی نہیں کرتا وہ تو بطریقہ اولیٰ کافر ہوگا۔ نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ موصوف کے ہاں آدم علیہ السلام معاذ اللہ مسلمان ہی نہیں تھے۔ یہ ہیں غیر مقلدیت کے نتائج۔

انبیاء علیہم السلام کی طرف زنا کی نسبت:

موصوف غیر مقلدیت کے نشے میں کیا کیا گیت گائے ہیں ان میں کچھ تو آپ نے ملاحظہ فرمالئے۔ موصوف نے یہ الزام لگایا تھا کہ آدم علیہ السلام سے گناہ بوجہ شہوت کے ہوا، لفظ شہوت میں خود زنا مستتر ہے لیکن وہ چھپانے کی تاب نہ لاسکا اور مستتر معنی مظہر کیا اب صراحت سے لکھتا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام سے زنا کی ایک قسم سرزد ہوئی ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:

> زنا کښې فرق وی، دبعضو خلقو زنا اعلیٰ [حقیقی] وی، دبعضو وسط درجه کښې وی اود بعضو ادنیٰ وی. نود انبیاء کرامو اګرچه زنا حقیقی نشته لیکن هَم شته....اوهَم یو نوع دزنا ده۔[الحق الصریح: ۳۱۷/۱، طبع چہارم: ۳۳۶/۱ طبع اول] (اصل عکس کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں!)

ترجمہ: زنا میں فرق ہوتا ہے، بعض لوگوں کی زنا اعلیٰ (حقیقی) ہوتی ہے، بعض لوگوں کی اوسط درجے کی ہوتی ہے جب کہ بعض لوگوں کی ادنیٰ۔ تو انبیاء کرام علیہم السلام سے اگرچہ حقیقی زنا نہیں ہوئی لیکن ھَمّ موجود ہے اور ھَمّ زنا کی ایک قسم ہے لعنت ہو، بے حیائی کی بھی آخر کوئی حد ہوتی ہے۔ آپ ہی بتائیں اگر میں کسی غیر مقلد سے کہوں کہ ”او زانی“ یعنی آپ نے بھی زنا کی ہے اگرچہ حقیقی نہ سہی بلکہ

زنا کی ایک قسم کی ہے تو کیا وہ برداشت کر جائے گا۔ کاش ایسی عبارات لکھنے سے پہلے امین اللہ کا قلم خشک اور انگلیاں ٹوٹ جاتیں۔ یا کم از کم یہ خیال کرتا کہ میں احباب اور ریالوں کی سفیر کو خوش کرنے کے لئے اپنی آخرت کیوں تباہ و برباد کروں۔ آخر غیر مقلدیت انسان کی عقل پر پردہ ڈالتی ہے اور حق و باطل کی تمیز کرنے کی صلاحیت سلب کرتی ہے۔ افسوس ہے ایسے عقائد کے حاملین پر اور صد افسوس ایسے لوگوں پر جو ایسے عقائد رکھنے والوں کی حمایت کرتے ہیں۔

قارئین کرام! ہم نے آپ کے سامنے امین اللہ غیر مقلد کی اصل عبارات نقل کر دی ہیں۔ لیکن غیر مقلد غیر مقلد ہوتا ہے اس کے سامنے جتنا بھی حق بیان کرو وہ غیر مقلدیت کے نشہ میں اپنی غلط بات سے رجوع نہیں کرتا۔ یہ ان کی قسمت میں نہیں کہ وہ غلط بات سے رجوع کریں۔ الا ماشاء اللہ۔ اگر یہاں بھی تاویل کرنے کی کوشش کی تو ہم پہلے سے ہی اس کی عبارت پر تعبیر کر کے راستہ بند کرتے ہیں کہ اس نے لکھا ہے:

"ہر وہ لفظ جس میں اچھے اور برے دونوں معانی کا احتمال ہو تو وہ لفظ ترک کر دیا جائے گا اور ایسے الفاظ استعمال کریں گے جو خالص ہوں اور ان میں غلط معنی کا سرے سے احتمال ہی نہ ہو اور یہ ہر زبان میں ہو سکتا ہے۔ پشتو، فارسی، اردو۔

(احکام القرآن ۳/۲۲۴ جو کہ اصل میں تحریف القرآن ہے)

گویا کہ.........اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ امین اللہ غیر مقلد نے ترک تقلید کے نتائج و ثمرات میں انبیاء کرام علیہم السلام کو گنہگار، حریص، شہوتی اور زانی تک لکھ دیا۔ اور ہم نے اصل عبارات بھی دکھائی کہ لوگوں کے خیال و سمجھ میں یہ بات نہ آجائے کہ موحدین اور متبعین سنت احناف امین اللہ غیر مقلد پر بہتان باندھتے ہیں۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

اب یہاں اک اور چھلانگ لگا کر امین اللہ کوثری نے یہودیوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے، لکھتا ہے کہ پیغمبر علیہ السلام کا بھی ایمان خراب ہوتا تھا۔ معاذاللہ۔

آپ یقین کریں کہ انسان جب غیر مقلد بن جاتا ہے بدون اجتہاد کے تو اس کی عقل پر پردہ چھا جاتا ہے اور پھر وہ حق وباطل کی تمیز تو درکنار عام باتیں بھی اچھے طریقے سے نہیں کرسکتا۔ خوف خدا سے عاری امین اللہ غیر مقلد نبی کریم ﷺ کی دعا اللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ نقل کر کے اس کی تشریح [تحریف] میں لکھتا ہے:

الثوب الابیض کښی اشاره ده دیته چه زه هم ډیر زر خیرنیږم په ګناهونو سره او ایمان می خرابیږی. [الحق الصریح ۲/۱۹۳]

(اصل عکس کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں!)

ترجمہ: الثوب الابیض میں اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ میں بھی بہت جلد گناہوں سے آلودہ ہو جاتا ہوں، اور میرا ایمان خراب ہو جاتا ہے"۔ استغفراللہ۔

اب کائنات کی محبوب ترین ہستی پر فائرنگ؟؟...... شرم تم کو مگر نہیں آتی... کیا تم ریالوں کے شوق میں اتنے اندھے ہو گئے ہو کہ یہ گندہ عقیدہ لکھتے وقت ذرا بھی شرم نہیں آئی۔ بزرگوں نے ٹھیک ہی کہا ہے: اذا فاتك الحياء فافعل ماشئت۔

پتھری دل پر ہاتھ رکھ کر کہو کہ تم نے جو نسبتیں انبیاء کرام کی طرف کی ہیں یعنی گناہگار، حرصی، شہوتی اور زانی بلکہ معاذاللہ بے ایمان ...... تو سچ بتا کیا یہ ساری چیزیں انبیاء کرام علیہم السلام کی اوصاف ہیں یا تجھ جیسے غیر مقلد کی؟ بشرطیکہ تم میں سچ کا مادہ موجود ہو۔ غیر مقلدیت کی بنیاد ہی جھوٹی باتوں اور بکواسات پر کھڑی ہے۔

قرآن کریم میں انبیاء کرام علیہم السلام کی تقصیرات بھی موجود ہیں:

فازلهما الشيطن کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے:

په دیکښی من وجه دغه [ادم علیہ السلام] تقصیر دے چه

ولے خټو کښې ګرځې او دفتنې ځائے ته ولے حاضریږے

[حکمۃ القرآن ۱/۳۹۲،۳۹۳،جدید ایڈیشن ۴۰۳،۴۰۰]

ترجمہ: اس میں من وجہ ان کی [آدم علیہ السلام] کی تقصیر ہے کہ کیچڑ میں کیوں چلتے ہو اور فتنوں کے مقامات میں کیوں حاضر ہوتے ہو؟۔

سچ تو یہ ہے کہ فتنہ پرست تو خود تم ہو اور فتنوں والے مقامات میں بھی تم ہی حاضر رہتے ہو۔اور رہی بات تقصیرات کی۔ تو وہ تم میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔اس سے بڑھ کر تقصیر اور کیا ہوگی کہ ایک شخص انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں شنیع زبان استعمال کرے۔اب معلوم ہوا کہ تم نے اپنی کتابوں میں جا بجا مودودی کی تعریف اور توصیف کیوں کی ہے؟ اس کی وجہ اب سمجھ میں آئی کہ تم بھی اس کی تقلید کرتے ہوئے انبیاء علیہم السلام کے بارے میں زبان طعن دراز کرتے ہو لیکن تم تو اس سے بھی آگے بڑھ گئے۔ اعاذنااللہ من ھذہ الخرافات۔

امین اللہ غیر مقلد ختم نبوت کا بھی منکر ہے:

اب تک آپ نے امین اللہ غیر مقلد کی مودودی کی تقلید میں کی گئی انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخیاں مشتے نمونہ خروار کے طور پر ملاحظہ فرمالیں۔ لیکن اب آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ وہ مودودی سے بھی بہت آگے بڑھ کر قادیانیت کے وفادار بنے ہوئے ہیں۔ چنانچہ لکھتا ہے:

''ابوحنیفہ چه ستاسو پیغمبر دے۔'' [تحفۃ المناظر ص: ۱۳۲]

ترجمہ: ابوحنیفہ جو تمہارا پیغمبر ہے۔

یعنی احناف پر تہمت لگا کر خطاب کرتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تمہارے پیغمبر ہیں ہم تو یہاں امین اللہ غیر مقلد پر لعنت اللہ علی الکاذبین کا چف کریں گے۔ امین اللہ نے یہاں جیسے اپنی عادت کی مجبوری کی وجہ سے جھوٹ اور تہمت سے کام لیا۔اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ موصوف کذاب دوسرے نبی کا بھی قائل ہے جس کی وجہ سے امام

الفقہاء والمحدثین، امام الجرح والتعدیل امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو پیغمبر ماننا۔ [نعوذ باللہ]

مقلدین موحدین و متبعین سنت کا جرم صرف یہی ہے کہ یہ لوگ اپنے من گھڑت اور خود ساختہ اقوال کے بجائے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تشریحات کو سامنے رکھ کر چلتے ہیں جنہیں تم تابعی بھی مانتے ہو [التحقیق السدید: ۴۷] اور مجتہد بھی۔[التحقیق السدید:۱۹۶]۔ اور تمہارے رشتہ دار ابو عمار سمیع اللہ حکیم نے اپنی کتاب "دخلو روا ماما نو مذہب" میں لکھا ہے "وہ خود بھی قرآن وسنت کے متبع تھے اور دوسروں کو بھی انہی چیزوں کی اتباع کا حکم دیا کرتے تھے۔

تمہارے قول کے مطابق امام صاحب تابعی اور مجتہد تھے اور قرآن وسنت کے تابع اور دوسروں کو قرآن وسنت کی اتباع کا حکم کرنے والے تھے۔ اور یہ بات تو تم بھی مانتے ہو کہ مقلدین صرف انہیں باتوں پر عمل کرتے ہیں جن کی امام صاحب نے اجازت دی ہو اور ہر اس چیز کو حرام سمجھتے ہیں جسے امام صاحب نے حرام کہا ہو۔[التحقیق السدید ص ۴۷]۔......... تو ذرا سوچئے! بھلا وہ شخص جو قرآن وسنت کا تابع ہو، دوسروں کو اس کا حکم دینے والا ہو، وہ کسی ایسی چیز کو حرام کیسے کہہ سکتا ہے جسے قرآن وسنت نے حرام نہ کہا ہو یا ایسی چیز کو حلال کیسے کہہ سکتا ہے جسے قرآن وسنت نے حرام قرار دیا ہو؟ اور ایسے شخص کی تقلید میں کیا قباحت ہو سکتی ہے۔ ان کے اقوال [فقہ حنفی جو بقول آپ کے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اجتہادات کا مجموعہ ہے] [التحقیق السدید ص:۹۸، اور تقلید حقیقت ص:۹۷] پر عمل کرنا حرام کیوں ہے؟ کچھ تو احساس کریں، ذرا اپنے گریباں میں جھانک کر دیکھئے؟ کیا تمہاری یہ حرکتیں خالصۃ اللہ کے لئے ہیں؟

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

اس طرح کے الزامات اور بہتان طرازیوں کا احسن طریقہ سے پوسٹ مارٹم اور

دندان شکن جوابات کے لئے " غیر مقلدین کے جدید اعتراضات اور ان کی کتب سے جوابات " کا مطالعہ کریں۔ ان شاء شفاء کاملہ نصیب ہو گی۔

برادران اہل سنت ! ہمارا خیال تھا کہ ایک مختصر رسالہ لکھا جائے لیکن پھر بھی تفصیل کچھ زیادہ ہو گئی اگرچہ بے فائدہ نہیں ہو گی۔ ان شاء اللہ۔ لیکن کیا کریں ان ظالموں کے ساتھ کہ ظلم کی حدیں بھی کراس کر گئے ہیں۔ آئندہ صفحات میں مختصر طور پر امین اللہ کوثری کا آپریشن کریں گے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم

امین اللہ کو ثری کی نظر میں

ام المومنین امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گستاخی:

قارئین کرام! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ غیر مقلدین کا برتاؤ تو مفصل طور آپ "غیر مقلدین کے گمراہ کن عقائد" میں ملاحظہ فرمائیں گے۔ یہاں ہم مشت نمونہ خروار کے طور پر غیر مقلدین کے مجتہد العصر کے چند نظریات پیش کرنے کی جسارت کرتے ہیں۔

امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وہ ہستی ہیں کہ حضرت صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد بار یہ کلمات فرمائے کہ مجھے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے معاملے میں ایذا نہ دو۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وما کان لکم ان توذوا رسول اللہ"

تمہارے لئے یہ لائق نہیں کہ تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دو۔ دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرۃ۔

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں، ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے"۔ اسی لئے تو فرمایا کہ وازواجہ امہاتھم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات مومنین کی مائیں ہیں اور پھر اس کو مزید موکد فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا" ولا ان تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابداً"

بلکہ ایک صاحب فیض عالم صدیقی غیر مقلد کی کتاب "صدیقہ کائنات" کے ابتدائیات میں لکھتے ہیں کہ "حضرت صدیقہ کائنات جس حجرہ میں قیام پذیر تھیں، اس کا مرتبہ عرش سے بھی ارفع واعلیٰ ہے۔ [صدیقہ کائنات ص: ۲۱]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کی طرف غلط نسبتیں کرنے والے لوگ تو رافضی مشہور تھے لیکن یقین کیجئے کہ غیر مقلدین رافضیوں سے بھی سبقت لے گئے ہیں یہ میں تہمت وجھوٹ نہیں کہہ رہا کیونکہ خدا کے سامنے پیشی ہوگی اور ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا۔

اب صورتحال یہ ہے کہ رافضی بھی غیر مقلدین ہی کی کتابوں سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تبرابازی کے لئے ٹریننگ حاصل کرتے ہیں۔ حق بات تو یہ تھی کہ ان کی خوب مرمت کرتے لیکن ضد کی وجہ سے شیعوں کو تو مسلمان کہہ دیا [فتاوی نذیریہ ۳/۳۱۷] لیکن اس کے مقابل میں موحدین کو کافر اور مشرک بولنے اور لکھنے سے ان کو شرم نہیں آئی۔ [تحفۃ المناظر، حقیقۃ التقلید، جنتی گروہ، سیاحۃ الجنان وعام کتب غیر مقلدین]

امین اللہ کوثری نے رافضیوں کے ساتھ جو رشتہ داری قائم کی ہے۔ یہاں ہم وہ حوالہ پیش کرتے ہیں۔ کہ جس طرح رافضی امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی توہین کرتے ہیں اسی طرح امین اللہ نے بھی ام المومنین کی گستاخی کرتے ہوئے لکھا ہے:

> دعائشے مطلب دادے چہ [فلانکی مسئلہ کښې، ناقل] ماد خپل وړوکتیا او بیوقوفۍ په وجه دا کار اوکړو. [فتاوی الدین الخالص ۲/۲۲ مسئلہ نمبر: ۲۰۵]
>
> (اصل عکس کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں!)

ترجمہ: عائشہ رضی اللہ عنہا کا مقصد یہ ہے کہ [فلاں مسئلہ میں، ناقل] میں نے اپنی کم عمری اور بے وقوفی کی وجہ سے یہ کام کیا۔ استغفر اللہ۔

اگر میں کہوں کہ یہ بات لکھتے وقت امین اللہ ریالوں کے نشہ میں بے وقوف تھا تو میرے خیال میں بے جانہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں غیر مقلدیت سے بچا کر اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ [آمین]۔

عائشہ رضی اللہ عنہا نے شریعت کی بجائے اپنا گمان ذکر کیا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات کے بعد جب سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے

عورتوں کو مسجد جانے سے یہ کہہ روک لیا تھا کہ اگر اس زمانہ میں نبی کریم ﷺ زندہ ہوتے تو وہ بھی روک لیتے۔ [بخاری ومسلم]

امین اللہ کوثری ام المومنین کے اس قول کا مذاق اڑاتے ہوئے لکھتا ہے:

دعائشے دقول نه کراهت نه ثابتیږی ځکه

دے خپل گمان ذکر کړیدے. [الباطل الصریح ۱۲۰/۶]

ترجمہ: کہ عائشہ [رضی اللہ عنہا] کے قول سے کراہت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ یہ تو اس نے اپنا گمان ذکر کیا ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں کہی ہے بالفرض اگر یہ شریعت کے خلاف ہوتی تو کیا وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس پر خاموش رہ سکتے تھے؟........ یہ ہیں غیر مقلدین کے کرتوت۔

کسی نے خوب کہا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کی عقل کو سلب کرتا ہے تو اس میں غیر مقلدیت آجاتی ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا نے لوگوں کو عظیم خیر سے محروم کیا: [معاذاللہ]

امین اللہ کوثری آگے جاکر ایک اور حملہ کرتا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے لوگوں ایک بڑے خیر سے محروم کیا۔ چنانچہ لکھتا ہے:

زنانه د دے عظیم خیرنه محروم کول بغیر د الله او د

رسول د حکم نه صحیح نه دی. [الباطل الصریح ۱۲۰/۶]

کہ عورتوں کو اس عظیم خیر سے محروم کرنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم بغیر صحیح نہیں ہے۔

کیا ہم یہ پوچھ سکتے ہیں کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنی رضا کی سرٹیفکیٹ دے رہا تھا تو کیا اس وقت اللہ کو معلوم نہیں تھا کہ یہ لوگ بعد میں میری شریعت کی خلاف ورزی کریں گے۔ امین اللہ کے فتوے

سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔

اولاً: یہ کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے شریعت کے بیان کے بجائے اپنی گمان ذکر کیا۔ اسلئے تو کراہت کا درجہ بھی ثابت نہیں ہوتا۔

ثانیاً: یہ کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے لوگوں کو عظیم خیر سے منع کیا۔

دراصل امین اللہ کا مقصد اس قسم کی عبارات سے خود اپنے آپ کو خیر سے محروم کرنا تھا اور بس۔

صحابہ رضی اللہ عنہم شریعت کے خلاف کرتے تھے:

غیر مقلدین حق کے خلاف جتنے کام کرتے ہیں وہ روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ لیکن اپنے کردار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر چسپاں کرتے ہیں۔ امین اللہ غیر مقلد اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کرنے اور لوگوں کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بدگمان کرنے کے لئے لکھتا ہے:

"بہت سے صحابہ حق کے خلاف کام کرتے تھے"۔ [الحق الصریح ۱/۷۹م، جدید ۱/۱۳۷]۔

مثال میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ، پیش کئے ہیں۔ اور پھر اس پر دو صفحات سیاہ کئے ہیں۔

امین اللہ کو کس نے یہ اختیار دیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بہتان طرازی کر کے لوگوں کو ان سے بدگمان کرتے ہو۔ حالانکہ امین اللہ نے اپنی کتاب [التحقیق السدید ۱۰۲ اور رد تقلید حقیقت ۱۶۲] میں لکھا ہے کہ صحابہ آپس میں ایک دوسرے پر رد کر سکتے ہیں لیکن دوسروں کے لئے جائز نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر رد کرے۔ اب تم بتاؤ کہ تم نے اس ناجائز کام کا ارتکاب کیوں کیا۔ اور پھر اتنے بڑے بڑے صحابہ؟

عمر رضی اللہ عنہ نے 50 فتوے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف دیئے:

امین اللہ کوثری نے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے کہا ہے کہ عمر نے 50 فتوے احادیث کے خلاف دیئے ہیں۔ [کیسٹ "تقلید کے خرافات، یہ کیسٹ ہمارے پاس موجود ہے]

لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ اے ظالم انسان تمہیں تحقیق کے لئے یہی ملا تھا اور اللہ تعالیٰ نے تجھے یہ قیمتی وقت اس لئے دیا ہے کہ تم بیٹھ کر اس کے نبی کے دوستوں کے فتاویٰ گنو۔ کہ فلاں نے حق کے خلاف اتنے فتوے دیئے اور فلاں نے اتنے۔

ہم تو تمہارے ساتھ بغض للہ اس لئے رکھتے ہیں کہ تم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تبرا بازی کرتے ہو۔ اور اس بات کا اقرار تم بھی کرتے ہو کہ جو لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف کرتے ہیں مقلدین ان کا سختی سے رد کرتے ہیں۔ [الدین الخالص ص: ۳۹۳ج: ۲]

تم اس ہستی کے بارے میں کہتے ہو کہ اس نے پچاس مقامات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی ہے" جس کے بارے میں خود نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ وہ ہستی جس کی باتوں کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے الفاظ بنا کر نازل کیا ہو اور ایک نہیں متعدد مقامات پر ایسا ہوا ہے۔

قارئین کرام! اب آپ خود سوچیں ایک طرف غیر مقلدین ملاؤں جو ریال کے لئے سب کچھ قربان کرتے ہیں کی جھوٹی باتیں ہیں اور دوسری طرف آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نکلے ہوئے الفاظ ہیں۔ کس کو ترجیح دی جائے گی۔ ہم تو اپنے معصوم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانیں گے اور رہے غیر مقلد تو انہیں اپنے ملاؤں کی جھوٹی باتیں مبارک ہوں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جاہل تھے۔ معاذ اللہ

غیر مقلدین حضرات احناف کو یہ طعن دیتے ہیں کہ تمہارے اصول فقہ کی کتاب "نور الانوار" میں لکھا ہے کہ امام شافعی جاہل تھے۔ [حنفیوں کے ۳۵۰ سوالوں کے جوابات]

حالانکہ وہاں لفظ جہل سے مراد عدم علم ہے نہ کہ عام توہین والا کلمہ۔ اگرچہ وہ مرجوح بھی ہے لیکن غیر مقلدین ہر جگہ انصاف کو ذبح کرتے ہیں۔ اس لئے ہم اب آپ کو آئینہ دکھاتے ہیں کہ ہم پر الزام لگانے سے پہلے ذرا اپنے گھر کی بھی خبر لیں۔

آپ ہی کی محفل سجا رہا ہوں

امین اللہ غیر مقلد امیر صنعانی غیر مقلد کے حوالہ سے بلا تبصرہ نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس کو [صحابی کو، ناقل] اعادے کا حکم اس لئے نہیں دیا کہ ہو سکتا ہے یہ صحابی جاہل ہوں۔ [الحق الصریح شرح مشکوۃ ص: ۹۸ ج: ۵]۔

عجیب بات ہے کہ خود تو مجتہد بننے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن صحابی کو جاہل کہتے ہیں

[و تقلید حقیقت اور دو مقلد یو اقسام ص: ۲۸۵]

اگر یہاں ان کی مراد جہالت سے لاعلمی کی طرف اشارہ ہو تو پھر ہم پر مرجوح عبارت کی وجہ سے ہم پر تنقید کیوں کرتے ہیں؟۔

۲۔ دوسری جگہ لکھتا ہے: نبی پاک ﷺ نے وتر اور تہجد سے متعلق فرمایا کہ "اوتروا یا اهل القرآن" تو ایک اعرابی نے کسی سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا کہ "لیس لك ولا لاصحابك" میں نے جو کہا وہ تیرے اور تیرے دوستوں [اعرابیوں] کے لئے نہیں ہے۔ اس کے آگے لکھتا ہے:

خکه جاهلانو ته کوره او تهجد او وتر و ته کوره ۔ [الحق الصریح: ۳۶۹ ج: ۵]

یعنی جاہلوں کا تہجد اور وتروں سے کیا واسطہ؟۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ یہاں صحابی کے لئے جس طرح لفظ جاہل استعمال کیا ہے اسی طرح لفظ اعرابی بھی استعمال کیا ہے۔ کسی غیر مقلد نے اس پر انگلی نہیں اٹھائی اور امین اللہ کو تنبیہ اور طنز کا نشانہ نہیں بنایا لیکن اس کے برعکس جب وائل بن حجر کو اعرابی کہا گیا تو غیر مقلدین کے مناظر اور استاذ الاساتذہ کے لقب سے ملقب مولوی عبد الغفار محمدی غیر مقلد نے اپنی کتاب میں احناف پر طنز کرتے ہوئے لکھا کہ:

احناف نے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کو اعرابی لکھا ہے، بتایئے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کو بدو کہنا ان کو گالی دینا نہیں تو اور کیا ہے؟

[حنفیوں کے ۳۵۰ سوالات کے جوابات ص ۶۰۱]

تو ہم غیر مقلدین سے ان ہی کے الفاظ میں پوچھتے ہیں کہ بتایئے صحابی کو اعرابی [بدو] کہنا صحابی کو گالی دینا نہیں تو اور کیا ہے؟۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

۳۔ تیسری جگہ لکھتا ہے: معاویہ بن الحکم السلمی کی حدیث گزر چکی ہے کہ ایک شخص نے چھینکنے والے کو جواب دیا بحالت نماز و بحالت جہالت۔ [الحق الصریح ۵۲۰ ج ۳]

افسوس کہ غیر مقلدین کو عقل کی بیماری لگی ہے، اگر یہ بیماری لاحق نہ ہوتی تو کبھی بھی ایسے الفاظ منہ سے نہ نکالتے۔ کیونکہ غیر مقلدین نے خود لکھا ہے کہ ایسے الفاظ استعمال کرنے سے گریز کرنا چاہیے جن میں صحیح اور غلط دونوں معانی کا احتمال ہو۔ [حکمۃ القرآن ۵، ۳، ج ۲]

آپ کو عقل کی بیماری کیوں نہ لگے گی کہ تم نے مقام آخر میں لکھا ہے کہ جو شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اعتراضات کرتا ہے تو وہ بڑا بے وقوف ہے۔ [حکمۃ القرآن ۳۰ ج ۲]

اور آپ کی کتابیں چیخ چیخ کر کہتی ہیں کہ تو نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر کتنی تبرا بازیاں کی ہیں۔

وہ بیماریاں جو غیر مقلدین غیر منصفین، علماء حق پر لفظ جہالت اور اعرابی کی وجہ سے کرتے ہیں تو وہی الفاظ آپ کی کتابوں میں بھی موجود ہیں۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

قرآن کریم کو چھوم نہیں سکتے مگر شرم گاہ کو چھوم سکتے ہو؟

برادران اہلسنت! انسان جب تقلید کو خیر باد کہہ کر اپنے خود ساختہ نظریات و اجتہاد کے تحت زندگی گزارنے کی کوشش کرے تو اس طرح خرافات و گستاخیات میں سرکش ہو گئے۔ ابھی ایک نمونہ اور بھی دکھاتے ہیں کہ ترک تقلید کی کیا قر۔

ہے۔ اور پھر ان ترکِ تقلید کے مدعیان (غیر مقلدین) کے ہاں قرآن کریم کی کیا تعظیم ہے اور اپنے آقا ملکہ وکٹوریہ انگریز کے محبوب ترین (شرگاہ ولوازمات شرمگاہ) کے ساتھ کتنی عشق ومحبت ہیں تو وہ آپ لوگ بمعہ حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

امین کوثری غیر مقلد سے سوال ہوا کہ قرآن کریم کو چھوم سکتے ہو یا نہیں؟

تو جواب میں کہا گیا کہ نہیں اسکو چھوڑنا چاہیئے (یعنی نہیں چھوم سکتے)

[الدین الخالص: ۱/۱۵۲ مسئلہ: ۳۹]

یہ چھومنا تو صحابی یعنی عکرمہ رضی اللہ عنہ کا عمل تھا جو کہ امین اللہ نے کہا کہ اس صحابی والے کام کو چھوڑنا چاہئیں لیکن جب اپنے آقا وسرکار انگریز کی محبوب مشغلہ والا عمل آیا تو کہا کہ:

"پاتې شو د (شرمګاه) ښکلولو مسئله نو د پورتنو احادیثو د کتلو نه معلومه شوه چه دا هم (یعنی شرمګاه) د نورو اندامونو په شان یو اندام دی. نو که ښځې ورون، سینه، خیټه وغیره ښکلول صحیح وی (او دا خو صحیح دی) نو د فرج او ذکر په ښکلولو کښې هم څه مانع نشته." [امین الفتاوی: ج: ۲ ص: ۳۵۵]

ترجمہ: رہ گیا شرمگاہ چھومنے کا مسئلہ: جب اوپر احادیث کے دیکھنے سے معلوم ہو گیا کہ یہ شرمگاہ بھی عام اندام کی طرح ہیں جب اپنی بیوی کے ران، سینہ، پیٹ وغیرہ چھومنا صحیح ہیں اور یہ تو صحیح ہیں تو فرج (عورت کی شرمگاہ) اور ذکر (آدمیوں کے شرمگاہ) کے چھومنے میں کوئی مانع نہیں (یعنی چھوم سکتے ہو۔ ناقل)

بھائیوں دیکھو تو سہی یہ مسئلہ اور اوپر والا مسئلہ پھر ذرا دیکھو اور اپنی دل ودماغ خالی الذہن کرکے آخرت کی فکر اور قبر کی وہ تاریکیاں حالات پیش نظر کرکے سوچ لے کہ قرآن کریم کی تعظیمی طور پر چھومنا جو کہ عکرمہ رضی اللہ عنہ صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے [المستدرک] اور اسی طرح حافظ ابن حجر العسقلانی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فتح

الباری ج:۵ اور ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے البدایہ والنہایہ میں بلکہ مختلف علمائے کرام نے مستحب لکھا ہے لیکن آپ تقلید اسلام کو چھوڑ کر علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے تقلید کو لازم پکڑ کر چھوڑنے کی ترغیب دی ہیں لیکن جب انگریزوں کی محبوب ترین عمل کے وقت آجائیں تو پھر لبیک کہہ کر تیار ہوتے ہو کہ قرآن کریم کو مت چھو البتہ شرمگاہ کو چھوموں۔ سبحان اللہ

اس فتوے سے غیر مقلدین کے نزدیک قرآن کریم کی تعظیم بھی معلوم ہوا اور صحابی کے اقوال کے وزن بھی معلوم ہو گیا کہ انکے نزدیک صحابہ کرام کے اقوال کے کتنے تعظیم و تکریم کی کتنی بے عزتی و بے حرمتی کرتے ہیں آپ لوگ وہ تفصیل کے ساتھ "الوھابیہ تعریفھا و عقائدھا المعروف بہ غیر مقلدین کے گمراہ کن عقائد" میں ملاحظہ فرمائینگے۔ انشاء اللہ

غیر مقلدین عموماً عمر رضی اللہ عنہ پہ تمرا بازی کرتے ہیں: کیوں نہ کرے گی کہ غیر مقلدین کے زیادہ تر مسائل عمر رضی اللہ عنہ کے مسائل سے مخالف ہیں مثلاً تراویح و طلاق ثلاثہ وغیرھما تو اسلئے بیس رکعات تراویح کو غیر مقلدین بدعت کہتے ہیں۔ جنکی تفصیل انشاء اللہ "غیر مقلدین کے گمراہ کن عقائد" میں دیکھئے یہاں صرف امین اللہ نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے تراویح کو بدعت کہا اور سنت نہیں کہا۔

اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں:

"هم دا عمر رضی اللہ عنہ خلیفه راشد دے لیکن په رمضان کښی په تراویحو باندی د خلقو راجمع کولو ته ئے بدعت ونیلی ... سنت ئے ورته نه دی ونیلی. [الدین الخالص: ج:۲ ص:۸۲، مسئلہ:۲۲۶]

ترجمہ: اور یہ عمر رضی اللہ عنہ بھی خلیفہ راشد ہے لیکن رمضان میں تراویح پہ جمع کرنے کو بدعت کہتے ہیں، اسکو سنت نہیں کہا ہے۔

قارئین کرام! اصل میں کوئی صاحب یہ تاثر دینا چاہتا ہے کہ تراویح سنت کے

مقابلے میں بدعت ہے نہ کہ سنت۔ حالانکہ ادھر عمر رضی اللہ عنہ نے جو بدعت کا لفظ استعمال کیا ہے۔ تو وہ بدعت اس سے معروف بدعت مراد نہیں جو کہ سنت کے مقابلے میں آئی ہے اور اسکی مذمت بیان کی گئی ہیں بلکہ اس سے مراد لغوی بدعت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے جس طرح اہتمام کیسا تھ قائم کیا دیکھا تو اس وجہ سے یہ بدعت لغوی ہے اور یہ اسطرح بدعت لغوی ہے جسطرح آپ نے اپنی کتاب فتاویٰ الدین الخالص ج: ۳ ص: ۲۹۳ میں "قرآن کریم کو مصحف میں لکھنا" اسکو بدعت کہا ہے یعنی بدعت لغوی بلکہ اسطرح بدعت لغوی ہے جس طرح آپ یعنی آپ کی پیدائش بھی بدعت لغوی ہے۔ اگرچہ اعمال میں بدعت شرعی ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بدعتی تھے۔ معاذاللہ

امین اللہ غیر مقلد نے ایک رسالہ لکھا ہے "جمعے دن جمعہ سے پہلے سنتوں کی حیثیت" اس میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جو نماز جمعہ باجماعت سے پہلے سنتیں پڑھا کرتے تھے اگرچہ یہ حدیث بھی صحیح ہے لیکن پھر بھی بدعت ہیں العیاذ باللہ۔ یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بدعت والا کام کرتے؟ یعنی بدعتی تھے؟ کتنی افسوس کی بات ہے۔

اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں:

"جواب دا دے چه بالکل حدیث د ابن مسعودؓ صحیح دے۔ ترمذی، طبرانی وغیرهما نقل کړے دے۔" [ص: ۷ و ۳۲]

ترجمہ: جواب یہ ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث بالکل صحیح ہے۔ ترمذی، طبرانی وغیرھما نے نقل کی ہے۔

ادھر امین اللہ صاحب نے اقرار کر لیا یعنی دو جگہوں پہ (ص: ۷ و ۳۲) کہ یہ حدیث صحیح ہے لیکن..... اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

''دَ دے خلورو کعاتو دَ بدعت نه خان اوساتئ دَ جمعې دَ مانخه نه مخکنبے دَ سنتو حیثیت ص:۲۰''

استغفر اللہ یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جو رکعات کی تھی وہ بدعت ہیں۔

ظالموں! آپ لوگ اتنے بے خوف ہو اور دل خوف خداوندی سے خالی ہے کہ اتنی جرأت کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تبرا بازیاں کرتے ہو۔

واقعی خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

خصوصاً غیر مقلدیت کی گندی وبا سے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال حجت نہیں:

یہاں تک تو آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ غیر مقلدین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مخالف قرار دے رہے تھے۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ان کی تبرا بازی کی ایک جھلک آپ نے دیکھ لی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے افعال کے بارے میں تو آپ نے پڑھ لیا کہ امین اللہ کے کیا نظریات ہیں ابھی ذرا اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم سے متعلق بھی امین اللہ کو دری کا نظریہ ملاحظہ فرمالیں۔

موصوف '' کانی اسندت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم '' کی تشریح میں لکھتا ہے:

''نبی علیہ السلام کو ذکر کیا، باوجود اس کے کہ اس کتاب میں تابعین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال بھی موجود ہیں لیکن ان کے اقوال حجت نہیں تو ان کی سند ذکر کرنا بھی ضروری نہیں۔ [الحق الصریح ۱/ ۳۳ طبع اول، ۱/ ۳۵ طبع چہارم]

دوسری جگہ لکھتا ہے:

''موقوف حدیث [صحابی کا قول، ناقل] میں اصل یہ ہے کہ یہ حجت نہیں کیونکہ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال وافعال ہیں۔ [الدین الخالص ص: ۸۱ جلد: ۳]

مقام آخر میں لکھتا ہے: یہ صحابی کا اجتہاد ہے اس کے ساتھ مرفوع حدیث نہیں ہے تو یہ امت کے لئے حجت نہیں [الحق الصریح ۳/ ۷۶]''

توان اقوال سے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک صحابی کا قول و فعل حجت نہیں اور مزے کی بات یہ ہے کہ مطلق صحابی کا قول بلا حجت قرار دیا، یہ نہیں کہا کہ جب مرفوع حدیث کے خلاف ہو۔

ایک دو حوالے تو ہم نے اوپر ذکر کیے ہیں جب کہ بہت سارے حوالے ابھی باقی ہیں طوالت سے بچنے کے لیے ہم ان کتابوں کے صرف صفحات اور جلد نمبر لکھ دیتے ہیں جن میں لکھا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال حجت نہیں۔ ملاحظہ فرمالیں:

فتاویٰ الدین الخالص ۱/ ۱۰۳، ۱۰۳/۳، ۲/ ۸۰۔ الحق الصریح: ۱/۳۹۹، ۱۰۰/۲، ۵۳/۴، ۵/ ۱۳۳۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "فان آمنوا بمثل ما آمنتم به فقد اهتدوا" لیکن غیر مقلدین ان کے خلاف جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے بچائیں۔ آمین

امین اللہ غیر مقلد کا جھوٹ:

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ امین اللہ نے قرآن و حدیث کا نام لے کر کتنی گستاخیاں کیں، جو اس کی کذب بیانی پر دلالت کرتی ہیں۔ اب ہم امین اللہ کی مزید کذب بیانیاں ذکر کرتے ہیں جو صریح جھوٹ ہیں۔ جن کی پوری تفصیل آپ ماہنامہ "ترجمان احناف" میں دیکھ سکتے ہیں۔

[۱] امین اللہ نے اپنی غیر مقلدیت کی مجبوری کی وجہ سے جھوٹ بولتے ہوئے کنز العمال ص ۱/ ۵۷، اور حیاۃ الصحابہ ۱۶۹/۳ کے حوالہ سے تقلید کے رد کے لیے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ایک اثر پیش کیا ہے [تقلید حقیقت اور مقلد ین اقسام ص ۴۰، تحقیق السدید ص ۱۳۷]

ہم طوالت کے خوف سے وہ اثر نقل نہیں کرتے۔ لکھتے لکھتے آخر میں لکھتا ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "یہ پچھلی امتیں بھی ملاؤں کی تقلید کی وجہ سے تباہ ہو گئیں" میں کہتا ہوں کہ اگر تم عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ قول مذکورہ حدیث میں دکھا دو تو منہ مانگا انعام دوں گا۔........ لیکن

[۲] امین اللہ غیر مقلد لکھتا ہے:

" ایک مقلد لکھتے ہیں کہ " الحق والانصاف ان الترجیح لشافعی فی ھذہ المسئلۃ ونحن مقلدون یجب علینا التقلید" [رد تقلید حقیقت ص: ۲۹۲، تحفۃ المناظر ص ۷ پشتو]

امین اللہ ! تم تلبیسات کیوں کرتے ہو؟ ایسی کیا مجبوری ہے کہ تم قدم قدم پہ جھوٹ بولتے ہو۔ واقعی بہت پہلے مفتی ابو یوسف درویش رحمۃ اللہ علیہ نے تمہارا جو آپریشن کیا تھا اور تمہاری تلبیسات کو تار تار کر دیا تھا تو انہوں نے ایک بہت ہی زبردست جملہ کہا تھا کہ غیر مقلدین جب تک جھوٹ نہ بولیں تب تک ان کا مذہب ثابت ہی نہیں ہوتا کہ ان کے مذہب کی بنیاد ہی جھوٹ و فریب کاری پہ ہے۔

تم نے یہ عبارت حقیقت سے بے خبر اور عام لوگوں کو ورغلانے کے لئے پیش کی ہے۔ اگرچہ اس کا جواب "غیر مقلدین کے جدید اعتراضات اور ان کی کتب سے ان کے جوابات" میں تفصیلی آرہا ہے، یہاں ہم صرف اپنا مقصد بتاتے ہیں کہ خائن صاحب ! یہ ایک نہیں بلکہ دو مقلدین کا مقولہ ہے۔ "الحق .... سے فی ھذہ المسئلۃ" تک علامہ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقولہ ہے اور "نحن مقلدون.." سے فاتح غیر مقلدیت خطیب الہند محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ کا مقولہ ہے۔ اس مقولہ کے دو قائلین تم بھی تسلیم کرتے ہو، بھول گئے ہو تو اپنی کتاب " التحقیق السدید ص ۱۸۹، رد تقلید حقیقت اور مقلدینو اقسام ص ۸۳ و حقیقۃ التقلید ص ۶۸ کا مطالعہ کیجئے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین

[۳] امین اللہ غیر مقلد علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے لکھتا ہے:

چوتھی اجماعی دلیل [رد تقلید میں، ج قل] علامہ ابن قیم اعلام الموقعین میں فرماتے ہیں کہ: "وکل الائمۃ التابعین وتابعوھم یصرحون بذم القیاس وابطالہ والنھی عنہ"

امام ابن قیم فرماتے ہیں کہ تابعین اور تبع تابعین علماؤں نے تقلید کا رد صراحت سے کیا ہے اور تقلید و قیاس کی برائی بیان کی ہے۔

[التحقیق السدید ص ۲۴۳، رد تقلید حقیقت ص ۵۷، حقیقۃ التقلید ص ۱۳۶]

امین اللہ! تم انصاف کی نظر سے [نہ کہ غیر مقلدیت کی نظر سے] دیکھو کہ مندرجہ بالا عبارت میں خط کشیدہ الفاظ کون سے عربی الفاظ کا ترجمہ ہیں؟۔ اپنے حواریین اور سادہ لوح عوام کی نظروں میں اپنے آپ کو اونچا ثابت کرنے کے لئے جھوٹ کا سہارا کیوں لیتے ہو؟۔ کیا عدالت خداوندی میں پیشی نہیں ہوگی؟ تقلید کا رد ضروری ہے یا جھوٹ، بہتان اور تلبیس سے بچنا؟

قارئین کرام! موصوف تقلید کے رد میں اتنے اندھے ہوگئے ہیں کہ ایک جگہ لکھتا ہے:

"بارہواں: پوچھنا یہ چاہتا ہوں کہ تم تقلید کیوں کرتے ہو؟ حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین نے چوتھی صدی تک تقلید نہیں کی"۔

[التحقیق السدید ص ۲۰۲، و تقلید حقیقت ص ۱۰۱]

قارئین کرام! ذرا اس احمقانہ باتوں کو دیکھئے کہ آخر وہ کون سے صحابی یا تابعی ہیں جو چوتھی صدی تک زندہ رہے تھے؟۔

یہ صرف امین اللہ کی نہیں بلکہ ہر غیر مقلد جب غیر مقلدیت کے نشے سے سرشار ہوجاتا ہے تو اس طرح کی بڑھکیں مارتا ہے۔ وجہ اس کی شہرت کا حصول ہوتا ہے۔ دیکھئے ان کے استادوں کے استاد اور مناظر مولوی عبد الغفار محمدی اپنی کتاب "حنفیوں کے 350 سوالات کے جوابات" میں لکھتا ہے کہ:

"حنفیوں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تلوار کے ساتھ جہاد کیا" [ص ۳۳۶]

آخر تعصب اور ناہنجاری کی بھی کوئی حد ہوتی ہے......موتوا بغیظکم۔

[۳] امین اللہ، غیر مقلدیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

تقلید کو بے بنیاد اور مردود ثابت کرنے کے لئے صرف یہ عقلی دلیل کافی ہے کہ تقلید چوتھی صدی ہجری کی پیداوار ہے۔ اس سے پہلے لوگ اس کے مفہوم تک سے ناآشنا تھے۔ [حقیقۃ التقلید ص ۱۱۳؛ التحقیق السدید ص: ۱۲۳، ۱۹۱]

قارئین کرام! ہم دور جانے کی بجائے امین اللہ ہی کی تحریرات اور اقوال سے ثابت کرتے ہیں کہ تقلید چوتھی صدی ہجری سے قبل بھی موجود تھی۔ چونکہ امین اللہ نے یہ سب کچھ تقلید کی تردید کے نشہ میں آکر لکھ مارا ہے، اس لئے ہم دیگر ادلہ کو چھوڑ کر صرف اسی کی تحریرات سے دکھاتے ہیں۔

کچھ عرصہ قبل امین اللہ کے ساتھ پشاور میں مولانا مفتی مجیب الرحمن صاحب کا مناظرہ تھا، دوران مناظرہ امین اللہ نے کہا کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے تقلید سے منع کیا ہے۔[کیسٹ نمبر ۲ سائڈ دوم] اسی طرح حقیقۃ التقلید اردو ۱۵۱، اور التحقیق السدید ص ۷۰ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بزعم فاسد رد تقلید ثابت کرنے کے لئے ناکام کوشش کی ہے۔ حالانکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ چوتھی صدی ہجری سے پہلے گزرے ہیں۔ بقول آپ کے انہوں نے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی دیکھا ہوا ہے۔[التحقیق السدید ص: ۷۲، حقیقۃ التقلید ص ۶۷] حتی کہ آپ نے تو یہ بھی لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ خود بھی تقلید کے عامل تھے۔ اصل عبارت یوں ہے:

اوداامام ابوحنیفه رحمہ اللہ نه داخبرےنقل دی نوهغه دبعض تابعينو تقليد كريدے په دے مسائلوكښ .[الحق الصريح ۲/ ۳۹۸]

ترجمہ: امام صاحب سے جو باتیں نقل ہیں ان مسائل میں انہوں نے بعض تابعین کی تقلید کی ہے۔

ایک اور مقام پر لکھتا ہے: امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اپنے استاد عطاء بن ابی رباح سے سوال کیا..... تو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اس مسئلہ میں اپنے استاد کی تقلید کی۔

[الحق الصریح ۳۹۶/۳]

اب تم بتاؤ کہ جب چوتھی صدی میں تقلید نہیں تھی تو پھر امام صاحب نے تقلید کیسے کی؟۔ الحمد للہ اس کی یہ مضبوط چیلنج اس کی اپنی ہی عبارت سے ٹوٹ گئی۔

قارئین کرام! اب آپ لوگ ہی فیصلہ کریں چوتھی صدی سے قبل تقلید موجود

تھی یا نہیں؟ اور امین اللہ نے جھوٹ بولا یا نہیں؟

شکوے ہمارے سارے غلط ہی سہی مگر
لو تم ہی اب بتاؤ کہ کس کا قصور تھا

[۵] موصوف غیر مقلدیت کے نشے میں چور ہو کر لکھتا ہے کہ " صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تقلید نہیں کی"۔[التحقیق السدید ص: ۱۷]

اگر موصوف نے تجلیات صفدر، الکلام المفید، یا کم از کم اپنی کتاب کے رد میں لکھی گئی کتاب "القول السدید علی قول العنید" کا مطالعہ کر لیا ہوتا تو یوں احمقانہ باتیں نہ کرتا اور یوں سربازار رسوانہ ہوتا۔ ہم امین اللہ کے مذکورہ بالا دعویٰ کے جواب میں اس کی اپنی کتاب سے جواب پیش کرتے ہیں اور مناسب سمجھتے ہیں کہ اس کی اپنی ہی عبارت سے جواب مل جائے۔

موصوف "انما شفاء العی السوال" والی روایت سے متعلق لکھتا ہے:

مقلدین ددے حدیث نہ استدلال کوی پہ اثبات دتقلید باندِ ..... جواب : پہ دے حدیث کښې رد دے پہ تقلید باندے،وجہ دادہ چہ دغہ صحابي دنورو ملګرو تقلید اوکړونوځکہ مړہ شو. [الحق الصریح شرح مشکوٰۃ المصابیح: ۲/۵۵۶]

ترجمہ: مقلدین اس حدیث [انما شفاء العی السوال] سے تقلید کے اثبات پر استدلال کرتے ہیں... حالانکہ اس حدیث میں تقلید کا رد ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس صحابی نے اپنے دوسرے ساتھیوں کی تقلید کی اس لئے مر گیا۔

غیر مقلدین کے ترک تقلید کا نتیجہ یہ نکلا کہ صحابہ کی طرف شرک کی نسبت کرتے ہیں۔ یعنی اس ظالم نے غیر مقلدیت کے نشے میں مست ہو کر تقلید پر شرک کا حکم لگایا۔ کیا اب ہم یہ پوچھ سکتے ہیں کہ اس شرک [تقلید] کے اختیار کرنے پر اس

صحابی کی حیثیت کیا ہوگی؟ جبکہ تمہارے بقول اس کا خاتمہ بھی اسی تقلید پر ہوا تھا۔

یہی وجہ ہے کہ علمائے ربانیین ہر وقت لوگوں کو سمجھاتے رہتے ہیں کہ غیر مقلدیت بدون اجتہاد جیسے خبیث اور گمراہ کن نظریات سے بچو۔ یہ نظریات انسان کو ایمان اور عقل دونوں سے محروم کر دیتے ہیں لیکن آخر کون سمجھے؟

سمجھے تھے نہ سمجھیں گے کبھی دین وہ دانش
اصحاب نبی ﷺ کے جو وفادار نہیں ہیں

[۶] امین اللہ غیر مقلد ترک تقلید کی وجہ سے عقل سے عاری ہو چکا ہے۔ اپنی حماقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے امین اللہ کوثری ایک جگہ لکھتا ہے:

"دیکھو شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ جو کہ معتقد عالم ہیں، دیوبندی حضرات اس کو اپنا دیوبندی کہلواتے ہیں" [د تقلید حقیقت ص: ۲۶۸ و تحفۃ المناظر بزبان پشتو ص: ۱۵]

[نوٹ] ہم نے جب د تقلید حقیقت کا اردو ترجمہ حقیقت التقلید دیکھی تو وہاں مترجم [جو نعیب شاہ غیر مقلد کا بھانجا ہے] نے خیانت کرتے ہوئے غیر مقلدیت کا اظہار کیا ہے۔ اس لیے کہ اصل کتاب جو پشتو میں ہے اس میں وہی عبارت ہے جو ہم نے اوپر نقل کی ہے لیکن ترجمہ میں اس کو تبدیل کر کے یوں لکھا گیا ہے:

[شاہ صاحب] پر دیوبندی عوام و خواص اپنا ہونے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں۔

[حقیقۃ التقلید ۲۳۳]

قارئین دیکھ سکتے ہیں اس عبارت اور اصل عبارت میں کتنا فرق ہے۔ یہ صرف ایک مقام نہیں جہاں مترجم نے خیانت سے کام لیا ہے بلکہ بہت سارے مقامات میں اس نے خیانت کر کے اصل غیر مقلد ہونے کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ مثلاً اصل کتاب میں امین اللہ نے لکھا ہے کہ "ہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے احادیث کے مقلدین و متبعین ہیں [ص: ۸۳] لیکن مترجم نے لکھا ہے کہ ہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے پیش کردہ احادیث رسول ﷺ کے متبع ہیں۔ [حقیقت التقلید ص: ۷۶]

دیکھئے! اصل کتاب کی عبارت چیخ چیخ کر بول رہی ہے کہ ہم بھی مقلد ہیں لیکن محدثین کے نہ کہ ائمہ اربعہ کے۔ لیکن مترجم غیر مقلدیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے لفظ "مقلدین" کو مجبور سمجھ کر ہضم کر گئے ہیں۔ اسی طرح اور خباثتیں بھی کی ہیں۔ اگر ہم سارے لکھنے بیٹھ جائیں تو اصل مقصد فوت ہو جائے گا۔

آمدم بر سر مقصد:

امین اللہ نے شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ [جن کو غیر مقلدین اور بریلوی کافر کہتے ہیں اسلام میں بدعت وضلالت کے محرکات والی توحید کے لئے لمحہ فکریہ، طالب الرحمٰن غیر مقلد اور بریلوی حنیف قریشی کا مناظرہ تھا اس میں بھی شاہ صاحب سے برأت کیا تھا] کو دیوبندی لکھا ہے حالانکہ شاہ صاحب دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھنے سے پہلے ہی جام شہادت نوش فرما گئے تھے۔ جس کی وضاحت انہی کی کتابوں میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ مشہور غیر مقلد رئیس ندوی لکھتا ہے:

"شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ جو فرقہ دیوبندیہ کی تولید سے زمانہ پہلے فوت ہوئے"

[ضمیر کا بحران ص: ۳۹۳]

زبان مصلحت اندیش کا کیونکر یقین آئے
ادھر کچھ اور کہتی ہے اُدھر کچھ اور کہتی ہے

[۷] امین اللہ غیر مقلد نے خوف خدا سے عاری ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے احناف پر الزام لگایا ہے کہ: مقلدین فتاویٰ میں قرآن وسنت کو لکھنا عیب سمجھتے ہیں امین اللہ کے دیگر بہتانوں کی طرح اس بہتان کے جواب میں بھی یہی کہیں گے کہ: "لعنة الله على الكاذبين"۔ حالانکہ اگر امین اللہ، احناف کی مشہور کتاب ہدایہ کا تعصب سے ہٹ کر مطالعہ کرتا تو اسے اس قسم کے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ اللہ تعالیٰ نے ان مقلدین حضرات کو جو علم دیا ہے دیکھ کر انسان کی عقل حیران رہ جاتی

ہے۔ علامہ ابن حجر رحمہ اللہ کو تم نے شافعی المسلک لکھا ہے۔

[الحق الصریح ۳۵/۳، ۳۳ و ۲۲۶/۳]۔

اور اپنی کتاب الحق الصریح میں ان کی تعریف و توصیف کی ہے اور یہاں تک لکھا ہے کہ اگر کسی کے پاس صرف بخاری اور اس کی شرح فتح الباری موجود ہو تو یہ سارے احکام و ضروریات کے لئے کافی ہو جاتی ہے۔۔۔ [الحق الصریح: ۳۲/۱]

اب تمہاری حالت اور استعداد تو یہ ہے کہ مقلدین کی کتابوں کے بغیر چل نہیں سکتے، بخاری [جس کی تقلید کا دعویٰ کرتے ہو] کو مقلد کی کتاب کے بغیر سمجھنے سے قاصر ہو۔ رات بھر مقلدین کی کتابوں سے استفادہ کرتے ہو اور صبح جب درس کے لئے بیٹھتے ہو تو بجائے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے "تقلید شرک ہے، جہالت ہے" سے شروع کرتے ہو۔ گویا ساری رات جہالت اور شرک میں گزری۔

[۸] غیر مقلدیت کے نشے میں وحت ہو کر امین اللہ کوثری لکھتا ہے:

تراویح، تہجد، قیام اللیل اور قیام رمضان ایک شے ہے۔ [الحق الصریح ۳۱۳/۵]

واہ! کیا بات ہے تیری تحقیق کی؟

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

آخر یہ تم کیسے مجتہد ہو کہ تراویح اور تہجد میں فرق نہیں کر سکتے؟ حالانکہ یہ بات ایک ابتدائی طالب علم بھی بخوبی جانتا ہے کہ تراویح اور تہجد کی مشروعیت کے ماخذ الگ الگ ہیں، تہجد قرآن کریم کی آیت "ومن اللیل فتھجد بہ نافلۃ لک" سے ثابت ہے جبکہ تراویح سنت رسول ﷺ سے ثابت ہیں "وسننت لکم قیامہ"۔ اسی طرح مکان مشروعیت بھی جدا جدا ہے۔ تہجد مکہ مکرمہ میں مشروع ہوئی جبکہ تراویح مدینہ منورہ میں مشروع ہوئی۔ تو پھر تم یہ کیسے کہتے ہو کہ دونوں ایک شے ہیں۔

اسی طرح زمانہ مشروعیت بھی جدا جدا ہے، تہجد ہجرت سے پہلے مشروع ہوئی اور تراویح ہجرت کے بعد، تہجد رمضان اور غیر رمضان دونوں میں پڑھی جاتی ہیں جبکہ تراویح صرف رمضان میں، تراویح میں کم از کم ایک مرتبہ قرآن کریم کا ختم کرنا خلفائے راشدین کی سنت ہے جبکہ تہجد میں ختم قرآن کا ثبوت نہیں۔ مزید تحقیق کرنا چاہو تو استاد المناظرین شیخ التفسیر والحدیث مولانا منیر احمد منور صاحب کی کتاب "تراویح اور تہجد میں فرق" کا مطالعہ کیجئے۔ ان شاء اللہ آپ کے سر سے اجتہاد کا سودا نکل جائے گا۔

بلکہ ہم تمہاری ہی کتابوں سے دونوں نمازوں کو جداگانہ ثابت کر دیتے ہیں، امین اللہ نے لکھا ہے:

> بعض لوگ رات کو آٹھ رکعت تراویح پڑھتے ہیں پھر رات کے وقت تہجد کو ناجائز کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس سے زیادت نہیں کی۔ تو یہ درست نہیں ہے کیونکہ اس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے اجازت عامہ دی ہے۔ [الحق الصریح ۱/۳۳۲] [پشتو عبارت طوالت سے بچنے کے لئے ذکر نہیں کی]

یہاں تم نے صراحتاً تراویح کو تہجد سے غیر مانا ہے۔ گویا کہ

ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

اللہ کے واسطے اسلاف کا دامن نہ چھوڑو، کبھی تراویح کو آٹھ رکعت بتاتے ہو اور کبھی تراویح کو تہجد کے مترادف کہتے ہو؟ کیا یہاں حرمین شریفین کا عمل تمہارے ذہن سے نکل گیا ہے؟ جب آمین بالجہر اور رفع الیدین کا مسئلہ ہو تو روز و شور سے حرمین شریفین دلیل میں پیش کرتے ہو لیکن جب تراویح کا مسئلہ آتا ہے تو تمہیں سانپ سونگھ جاتا ہے۔

[۹] موصوف اپنی روایتی بہتان طرازی سے کام لیتے ہوئے لکھتا ہے:

"بعض احناف اس مسئلے میں جھوٹ سے کام لیتے ہیں... مثلاً حنفی مقلد لکھتا ہے کہ بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھتے تھے۔ [زینت الصلوۃ ص: ۱۳۵]

جھوٹ تو تم لوگ بولتے ہو بلکہ تمہارا مذہب ہی جھوٹا ہے۔ چونکہ تمہارا حافظہ جواب دے گیا ہے اس لئے لامحالہ تم جھوٹ ضرور بولو گے۔ اور پھر احناف پر اس طرح کا الزام لگانا تو ایک معمولی حرکت ہے تم لوگوں نے تو سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی لکھا ہے کہ:

معاویہ رضی اللہ عنہ نے صراحتاً جھوٹ بولا ہے۔ [تیسیر الباری شرح بخاری ص ۱۳۳/۴]

تبًّا لكم يا غير المقلدين

اب ہم اصل مقصد کی طرف آتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اختلاف تھا یا نہیں؟ ایسا کرتے ہیں کہ دوسری کتابوں کی بجائے خود کوثری صاحب کی کتابوں سے اس مسئلہ کی وضاحت پیش کرتے ہیں۔ لکھتا ہے:

"امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بارے میں اختلاف تقریباً صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور سے مسلسل چلا آرہا ہے۔ [الحق الصریح: ۱۸۸/۴]

بلکہ ایک جگہ کوثری صاحب لکھتا ہے کہ اگر ایک عالم نے جانبین کے دلائل کو دیکھ لیا اور تحقیق کرلی کہ امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھنا چاہیے اور آثار و اہل علم کے اقوال سے متاثر ہوا تو اس کی نماز صحیح ہے۔ [الحق الصریح: ۲۰۹/۴]

اب ہم یہ پوچھنے کی جسارت کرتے ہیں کہ حوالہ اول میں بھی یہ بات تسلیم کرچکا ہے کہ اختلاف دور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہے اور حوالہ ثانی میں بھی تسلیم کیا کہ اگر کوئی شخص آثار سے متاثر ہوکر فاتحہ نہ پڑھے تو نماز درست ہے۔ پھر ہم پر اعتراض کیوں؟........ مجھے تو تم اس حدیث پاک کے مصداق نظر آتے جس میں منافق کی

تین نشانیوں میں سے ایک نشانی جھوٹ بھی بتائی گئی ہے۔

مشورہ:

امین اللہ صاحب میں تمہیں ایک مفید مشورہ دینا چاہتا ہوں کہ اگر کہیں کوئز میں جھوٹ کا مقابلہ ہو تو تم اس میں ضرور شرکت کیجیے گا، مجھے یقین ہے کہ تم یہ مقابلہ بحسن وخوبی جیت جاؤگے۔ [ماخوذ از صراط مستقیم اور اختلاف امت]

[۱۰] امین اللہ غیر مقلد لکھتا ہے:

اگر کسی نے تین صدیوں میں ایک شخص کو مثال میں پیش کیا کہ وہ مقلد تھے تو ہم مانیں گے کہ آپ لوگ حق پر ہیں"

[د تقلید حقیقت ص ۵۹، التحقیق السدید ص ۱۹۵]

ایسے لگتا ہے جیسے یہ عبارت بدحواسی یا غلبہ نیند کی حالت میں لکھی گئی ہے، اس لئے کہ اس میں امین اللہ نے اپنے سر پہ ہی ہتھوڑا مارا ہے۔ امین اللہ کے اس دعویٰ کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے اسی کی ایک عبارت پیش کرتے ہیں۔

اغیار کا جادو چل بھی چکا تم ایک تماشہ بن بھی گئے
اوروں کو جگانا یاد رہا، خود ہوش میں آنا بھول گئے

امین اللہ ایک جگہ لکھتا ہے: "علامہ ربیعہ رحمہ اللہ مقلدین سے یہ شکایت کرتے ہیں۔۔۔

[التحقیق السدید ص ۱۶۹، د تقلید حقیقت ص ۶۳]

جب علامہ ربیعہ المعروف بہ ربیعۃ الرائے مقلدین سے شکایت کرتے ہیں اور علامہ ربیعہ دوسری صدی کے آدمی ہیں۔ ابن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ ۱۳۶ھ میں فوت ہو گئے ہیں اور ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ۱۳۳ میں وفات پا گئے ہیں جبکہ باجی لکھتا ہے کہ ۱۴۲ ھ میں ان کا انتقال ہوا ہے۔ [تہذیب التہذیب ۲۵۹/۲]

اس سے معلوم ہوا کہ تقلید دوسری صدی ہجری میں بھی موجود تھی۔ اسی طرح تم

نے امام شافعی رحمہ اللہ (م۔ ۲۰۴) اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (م۔ ۱۵۰) سے بھی تقلید کا رد ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ بلکہ امین اللہ نے تو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو بھی مقلد لکھا ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ جب اس وقت تقلید کا وجود ہی نہیں تھا تو پھر انہوں رد کیسے کیا۔ یا وہ عالم الغیب تھے کہ آنے والی چیز کو پہلے ہی رد کر دیا۔

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

تلك عشرة كاملة

قارئین کرام! اور بھی جھوٹ ہیں لیکن طوالت سے بچنے کے لئے انہی دس پر اکتفا کرتے ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے ماہنامہ "ترجمان احناف" کا مطالعہ کرتے رہیں۔

تضادات امین اللہ کوثری

یہاں تک آپ نے امین اللہ کے عملی کارنامے اور کرشمے ملاحظہ فرمائے۔ اب ہم ذرا اس کی دماغی حالت کا جائزہ پیش کرتے ہیں کہ آیا موصوف نے یہ "جدید تحقیقات" حالت شعور میں کی ہیں یا پھر.........؟

[۲] چنانچہ لکھتا ہے: عورتوں کے لئے قبرستان جانا مستحب عمل ہے" [الحق الصریح: ۶۸۳/۲]۔ لیکن دوسری جگہ اس کے برعکس لکھتا ہے:

"ان عورتوں پر لعنت ہوتی ہے جو قبرستان جاتی ہیں"۔ [د مصیبتونو علاج ۶۲]۔

ایک غیر مقلد مولوی کی کتاب (جس پر امین اللہ کی تقریظ ہے) میں لکھا ہے:

عورتوں کا قبرستان جانا حرام ہے۔ [انتخاب مشکوٰۃ از عبداللہ ثانی ص ۳۲۰]

[۳] امین اللہ کوثری ایک جگہ لکھتا ہے کہ امام قرطبی مالکی نہیں تھے۔ [د تقلید حقیقت ۲۸۹] لیکن اس کے برعکس دوسری کتاب میں لکھتا ہے "علامہ قرطبی الاندلسی المالکی" [الحق الصریح ۵۳۸/۳ والدین الخالص: ۱۹۵/۱]۔

سنبھل کے رکھنا قدم دشت خار میں مجنوں

کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

[۴] موصوف لکھتا ہے کہ تبلیغی جماعت فرق باطلہ میں سے ہے۔ [تفسیر حکمۃ القرآن ۱۰/۱ طبع اول] بلکہ ایک ورق پر ایک تبلیغی کو لکھا تھا کہ "تبلیغیوں کے عقائد کفریہ ہیں" (اس چیلنج کو مناظر اسلام مفتی ندیم صاحب دامت برکاتہم نے قبول کرکے جواب دیا تھا لیکن تاحال جواب نہ دارد) لیکن اس کے برعکس ایک کتابچہ میں لکھتا ہے: "تبلیغ والے نیک لوگ ہیں۔ [د مصیبتونو علاج ص: ۱۲]۔ اسی طرح ایک بیان میں بھی کہا ہے کہ تبلیغ والے اچھے لوگ ہیں، مسلمان ہیں، اصلاح کرتے ہیں پیسے لگاتے ہیں۔ [کیسٹ عنوان، فرقے او مذہب ۱۷ا ۱۸ منٹ کے درمیان]

تو ایک طرف کہتے ہو کہ ان کے عقائد کفریہ ہیں اور دوسری طرف کہتے ہو کہ مسلمان ہیں، اچھے لوگ ہیں وغیرہ وغیرہ۔

لتسئلن عما کنتم تعملون

[۴] ایک جگہ لکھتا ہے: تقلید چوتھی صدی ہجری میں رائج ہوئی۔[التحقیق السدید ص ۱۲۳] لیکن دوسرے مقام پر اپنے فاسد خیالات سے ایوب سختیانی رحمہ اللہ تقلید کا رد ثابت کرنا چاہتا ہے۔[التحقیق السدید ص ۱۲۹] حالانکہ ایوب سختیانی ۱۳۱ھ میں ہو گزرے ہیں۔[دیکھئے تہذیب التہذیب: ۳۹۸/۱]

گویا کہ تیری بات میں گوزخر کے برابر بھی وزن نہیں۔

[۵] جمعہ کے دن غسل کے بارے میں متناقض صاحب لکھتا ہے:

"اس کی وجوب کے بارے میں علماء میں اختلاف ہے لیکن وجوب کے قائلین کے دلائل مضبوط ہیں اور ظاہر ہے کہ جمعہ کے دن غسل مضبوط حکم ہے......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ "جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے"۔

[فتاویٰ الدین الخالص: ۵۳۳/۲ مسئلہ نمبر ۲۰۲ بزبان پشتو]

یہاں موصوف نے جمعہ کے دن غسل کو واجب قرار دیا ہے لیکن اس کے برعکس دوسرے مقام پر لکھتا ہے (تفصیل کے بعد لکھتا ہے)..تو اجماع ہوا کہ غسل مستحب کام ہے نہ کہ واجب، لیکن یہاں پھر وجوب کے قائلین جواب دیتے ہیں...الخ۔[پھر خلاصہ کلام ذکر کرتا ہے۔ناقل] لیکن اصح بات یہ ہے کہ وجوب کی احادیث ساری کی ساری منسوخ ہو چکی ہیں۔ [الحق الصریح: ۶۷/۲ و ۳۶/۲]۔

واہ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

رہ حیات میں جو خود بھٹک رہے ہیں ہنوز
بزعم خویش وہ نکلے ہیں رہبری کے لئے

[۶] موصوف لکھتا ہے کہ" اجماع سکوتی حجت نہیں ہے۔[محکمۃ القرآن: ۶۳۶/۲]

لیکن جب ہماری مخالفت پر اتر آتا ہے تو وہاں اجماع سکوتی کو حجت مان لیتا ہے۔ دیکھئے [الحق الصریح: ۳۰۳/۴، ۶۷۲/۴]

اِدھر بھی سلفی عبارت، اودھر بھی سلفی عبارت کسے مانیں کسے چھوڑیں

اے محبوب! اسے مانا نہیں جاتا .... اُسے چھوڑا نہیں جاتا۔

[۷] موصوف اپنی عادت تعصب کی وجہ سے لکھتا ہے کہ ترک رفع الیدین صحیح سند کے ساتھ ثابت نہیں۔ [الحق الصریح: ۱۰۳/۴]

لیکن ایک غیر مقلد نے ایک کتاب لکھی اور امین اللہ نے اس پر تقریظ ثبت کر دی بلکہ اس کتاب کی نظر ثانی اور تصحیح بھی امین اللہ نے کی ہے۔ کتاب کے شروع میں لکھا ہے "تصحیح و نظر ثانی شیخ الحدیث حضرت مولانا امین اللہ البشاوری" پھر لکھا ہے "مصحح کی تقریظ"۔

اب اس کتاب کی (جو حضرت کی نظر سے تصحیح کی غرض سے گزری ہے) ایک عبارت ملاحظہ فرمائیں:

رفع الیدین کرنے کے بھی احادیث موجود ہیں اور نہ کرنے پر بھی احادیث موجود ہیں علماء کا اختلاف اولیٰ اور غیر اولیٰ میں ہے"۔ اور آگے لکھتا ہے "دونوں طرف یعنی رفع الیدین کرنے اور نہ کرنے بھی احادیث موجود ہیں۔ علماء احناف رفع الیدین نہ کرنے کے قائل ہیں، جو احادیث اور آثار رفع الیدین نہ کرنے کے بارے میں ہیں انہوں نے وہ اپنی دلیل اور حجت میں لئے ہیں۔ [انتخاب مشکوۃ ص۳۴۸، ۳۵۰]

متعصب صاحب! میں آپ کو خیر خواہانہ مشورہ دیتا ہوں کہ ان صفحات کو دوبارہ تعصب کی عینک اتار کر دیکھیں اور اپنے بھولے ہوئے سبق کو دوبارہ یاد کریں۔ اگر پھر بھی یاد نہ آئے تو اپنے مدرسے کے مدرس اور استاد حدیث مولوی ابو عمار سمیع اللہ غیر مقلد کے ساتھ کچھ دیر کے لئے بیٹھیں وہ آپ کو یاد کروادے گا۔ کیونکہ وہ بھی اس بات کا قائل ہے کہ رفع الیدین نہ کرنے پر بھی دلائل سنت سے موجود ہیں۔

[دخلورواماما نو مذہب ص ۲۴۳]

[۸] امین اللہ غیر مقلد حقیقت مجاز کی تردید کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"حقیقت اور مجاز نہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے، نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے اور نہ ہی ائمہ اربعہ سے۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے بس اپنے دماغ کو خراب کرنا ہے وغیرہ وغیرہ۔" [التحقیق السدید ص ۹۵]

یہ اصطلاحات ثابت اور فائدہ مند ہیں یا نہیں؟ اس پر ہم کلام نہیں کرتے۔ تفصیل کے لئے اپنے مذہب کے ہیرو نواب صدیق حسن خان کی کتاب "البلغہ فی اصول اللغۃ" کا مطالعہ کیجئے۔ جس سے آپ نے بھی جابجا استدلالات کئے ہیں۔ لیکن یہاں ہمارا مقصد آپ کے تناقض کلام کو ثابت کرنا ہے۔ ذرا آنکھیں کھول کر دیکھئے، یہاں آپ نے ان اصطلاحات کی تردید کی لیکن دوسری جگہ خود ہی اس کا محتاج بن کر انہیں استعمال کیا۔ مثلاً شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ وابن تیمیہ رحمہ اللہ صاف الفاظ میں تقلید کا اثبات کرتے ہیں لیکن تم نے اپنی عادت سے مجبور ہو کر تحریف کر ڈالی اور لا نسلم کی صدا لگا کر جان چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا کہ " یہ ان علماء کی الگ الگ اصطلاحات ہیں کہ اتباع پر تقلید کا اطلاق کرتے ہیں مجازاً....

[تحفۃ المناظر ص ۱۲۲ بزبان پشتو، والحق الصریح ۳۲۶ ج ۲، ۵۹، ۳۱۵ ج ۲، ۲ ج ۳، و تقلید حقیقت ۲۳۳]

مذکورہ صفحات میں حقیقت اور مجاز کا استعمال کیا ہے۔ ایک جگہ نہ لکھنے کی ترغیب دیتا ہے دوسری طرف خود اسکے شکار ہو گئے۔ لھذا معلوم ہوا کہ موصوف وادی تناقض میں خوب غوطہ خور ہیں۔

[۹] اہل حق علماء جب غیر مقلدین سے پوچھتے ہیں کہ تکبیر تحریمہ فرض ہے، واجب ہے یا سنت ہے؟ آخر کیا ہے، اسی طرح دیگر اعمال کے بارے میں پوچھتے ہیں [اس لئے پوچھتے ہیں کہ غیر مقلدین دین کو ناقص سمجھتے ہیں یعنی اجماع وقیاس مجتہد کے عدم جواز کے قائل ہیں] اور یہ ترتیب وصورت اکثر مناظر اسلام فاتح غیر مقلدیت مولانا محمد امین صفدر اکاڑوی میں تھی۔ امین اللہ اس اعتراض کو لاجواب سمجھ کر ہضم نہ کر سکا اور گالیاں دینے لگا۔ کہ [فرض، واجب، سنت وغیرہ] پوچھنا

زیادہ تر امام الضلال صفدر اوکاڑوی میں تھا۔ [تحفۃ المناظر ص: ۱۵۹] حالانکہ تم خود امام الضلال و مضل بوجہ سابقہ عقائد کے ہو۔ لیکن کیا کریں۔

شرم تم کو مگر نہیں آتی

تو اب یہ انجس الکذب امین اللہ اس طرح لاجواب سوالوں کے جواب سے عاجز ہو کر کہتا ہے کہ فرض اور واجب کی یہ اصطلاحات بدعت ہیں۔ [حقیقۃ التقلید ص ۵۱ اردو۔ ۲۲۲ پشتو] بلکہ زندیقیت ہیں، تحفۃ المناظر ص ۱۲۱] حالانکہ اپنے مطلب کے لئے تم نے خود ان اصطلاحات کا استعمال کیا ہے اور لکھا ہے کہ:

”نماز قرآن کریم میں مجمل آئی ہے اس کی رکعتوں کی تعداد، ارکان، شرائط، واجبات، سنن، مفسدات اور مکروہات احادیث سے معلوم ہیں۔ [الحق الصریح ج ۲ ص ۲۰۰ طبع چہارم]

امین اللہ! میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تیرے کلام میں تناقض تو ثابت ہوا لیکن اپنے فتوے کی روشنی میں تم بدعتی اور زندیق بھی ثابت ہو گئے یا نہ؟۔ دوسروں کو گمراہ کہتے ہو اور اپنی خبر نہیں کہ خود ہی اپنے فتووں کی رد میں آ کر زندیقیت کا شکار ہو گئے۔

آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ غیر مقلدین احناف کے ساتھ کتنا حسد اور کتنا بغض رکھتے ہیں۔ موتوا بغیظکم!

[۱۰] امین اللہ نے اپنی کتاب الحق الصریح ج ۱ ص ۳۰۲ طبع چہارم میں لکھا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام صغائر سے معصوم نہیں۔ لیکن اپنی تضاد بیانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک غیر مقلد کی کتاب پر تقریظ لکھتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

انبیاء صغیرہ اور کبیرہ دونوں گناہوں سے معصوم ہیں۔

[امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ص ۶۲ از ابو عبداللہ نصیر احمد المدنی غیر مقلد]

میں انہی مثالوں پر اکتفا کرتا ہوں۔ مزید مثالوں کے ذکر سے کتاب طویل ہو جائے گی۔ قارئین انہی مثالوں کو مشت از نمونہ خروار کے طور پر قبول کر لیں۔

امین اللہ تحریف کی وادی میں

قارئین کرام ! اب اللہ تعالیٰ کی لاریب کتاب میں امین اللہ کی دست وبرد اور تحریفات کا جائزہ لیتے ہیں تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ امین اللہ صرف احناف کی کتابوں میں قطع وبرید نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید میں بھی اپنی اس عادت بد کا مرتکب ہوا ہے۔

امین اللہ کی بعض تحریفات ہماری گرفت میں ہیں، جبکہ بعض الزامی جواب کے طور پر ہیں کہ اگر موصوف یا اس کا کوئی مقلد یہ کہے کہ کاتب کی غلطی ہے تو اس سے اس کی جان نہیں چھوٹے گی۔ کیونکہ جب ہمارے اکابرین کی کتابوں میں انہیں کوئی ایسی کتابتی غلطی دکھائی دیتی ہے تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ دیکھو احناف نے قرآن کریم میں تحریف کی ہے۔ دیکھئے عبدالعزیز نورستانی کا رسالہ "الزکی ص ۳۶، ۳۵ وتحفہ حنفیہ ص: ۳۵، حنفیوں کے سوالات کے جوابات ص ۶۱ وغیرہ۔ جس میں اس قسم کے الزام لگائے گئے ہیں۔ تو ان کے جواب میں ہم بھی ایسا ہی کریں گے۔ اس لئے کہ جس طرح تمہاری "ب" جر دیتی ہے اسی طرح ہماری "ب" بھی دے سکتی ہے۔

غیر کی آنکھوں کا تنکا تجھ کو آتا ہے نظر
دیکھ اپنی آنکھ کا غافل ذرا شہتیر بھی

اب دیکھئے امین اللہ کی تحریفات۔

[1] امین اللہ نے اپنی کتاب "التحقیق السدید: ۱۳۷" میں سورۃ توبہ کی آیت نمبر: ۱۶ یوں لکھی ہے "واللہ بما تعملون خبیر"۔ ہم جس کتاب سے حوالہ دے رہے ہیں یہ طبع ثالث ہے یعنی تیسری مرتبہ شائع ہوئی ہے اس سے پہلے اس کتاب کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ اس کتاب کا سن اشاعت ۱۴۱۹ھ ہے۔ اس کتاب کے بعد دوسری کتاب "وتقلید حقیقت" لکھی گئی جس کی سنہ اشاعت ۱۴۳۲ھ ہے۔ اس

کتاب میں بھی یہ آیت اسی طرح لکھی گئی ہے جس طرح ۱۳سال قبل شائع ہونے والی کتاب میں لکھی تھی یعنی "واللہ بما تعملون خبیر" حالانکہ یہ آیت اصل میں "واللہ خبیر بما تعملون" ہے۔ان بد نصیبوں کو اتنی توفیق نہیں ہوئی کہ ۱۳سال میں ایک آیت کو ٹھیک کر سکیں۔اگر یہ کتابتی غلطی ہوتی تو دوسری ایڈیشن اور خاص کر تیسری ایڈیشن میں تو اس کی اصلاح ضروری تھی۔چلو مان لیتے ہیں اس کتاب میں یہ غلطی ہو گئی، تو دوسری کتاب ،، تقلید حقیقت میں کاتب پھر وہی غلطی کر گیا ،اور غضب بالائے غضب یہ کہ مذکورہ بالا کتاب "د تقلید حقیقت" کا اردو ترجمہ "حقیقۃ التقلید" دیکھئے وہاں بھی یہ آیت اسی طرح غلط لکھی گئی ہے۔ظاہر ہے یہ کاتب کی غلطی نہیں ہو سکتی۔اگر کاتب کی غلطی ہوئی تو ایک کتاب میں ہوتی، دوسری اور تیسری ایڈیشن میں اسے درست کیا جا سکتا تھا لیکن مذکورہ کتاب کے علاوہ دوسری کتابوں میں اس غلطی کا آنا چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے کہ کاتب کو بدنام نہ کرو یہ تمہاری ہی کارستانی ہے تم نے جیسا لکھا کاتب نے وہی لکھا ہے۔ تم نے شیخ الہند رحمہ اللہ کی کتاب میں جس کتابتی غلطی کو دیکھ کر آسمان سر پر اٹھالیا تھا وہ کب کی ٹھیک کر دی گئی ہے لیکن تمہاری کتابوں میں یہ غلطی گزشتہ تیرہ برس سے موجود ہے اور نہ جانے کب تک رہے گی۔ یہ یہودیت نہیں تو اور کیا ہے؟ واقعی "یدعون الی کتاب اللہ لیسوا منه فی شئ" [ابوداود: ۲۴۳/۴] وہ قرآن کی طرف بلائیں گے لیکن اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

[۲] امین اللہ کی کتاب میں ہے: انما الذین آمنوا باللہ ورسوله ثم لم یرتابوا وجاھدوا۔۔فی سبیل اللہ۔ [تفسیر حکمۃ القرآن: ۱۵۹/۱ ط چہارم: ۱۶۵/۱]

اس آیت میں امین اللہ نے "وجاھدوا" کے بعد "بأموالھم وانفسھم" چھوڑ دیا ہے۔وجاہدوا کے بعد یہ نقطے ہم نے لگائے ہیں اس نے تو جاھدوا کے فوراً بعد فی سبیل اللہ لکھ دیا ہے۔اصل آیت دیکھئے سورۃ الحجرات پارہ: ۲۶ آیت: ۱۵

[۳] دوسری جگہ لکھتا ہے:

تقشعر منہ جلود الذین الذین یخشون ربھم۔ [امین الفتاویٰ ۹/۲ طبع سوم]

حالانکہ یہ خط کشیدہ الفاظ قرآن کریم میں نہیں ہیں۔ بس دل کی مرضی ہے جہاں چاہتا ہے الفاظ چھوڑ دیتا ہے اور جہاں چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے۔

[۴] ایک اور جگہ ریکارڈ قائم کرتے ہوئے لکھتا ہے:

لیحملوا اوزارھم کاملۃ یوم القیامۃ ومن اوزار الذین کفروا الاساء مایزرون [نحل ۲۵، الحق الصریح: ۱/۶۹۳ طبع اول]۔

حالانکہ قرآن کریم میں ایسی کوئی آیت نہیں ہے البتہ اگر غیر مقلدین کی [شیعوں کی طرح] کوئی اور قرآن ہو اور اس میں یہ آیت ہو تو الگ بات ہے۔ اصل آیت ایسی ہے:

لیحملوا اوزارھم کاملۃ یوم القیامۃ ومن اوزار الذین یضلونھم بغیر علم الاساء مایزرون [نحل ۲۵] اور اس کی جگہ لفظ "کفروا" لگا دیا ہے۔

[۵] ایک جگہ لکھتا ہے: ماننسخ من آیۃ او الم تعلم ان اللہ علی کل شئی قدیر [البقرۃ: ۱۰۶۔ الحق الصریح ص: ۱/۵۵۲]

حالانکہ اصل آیت "ماننسخ من آیۃ اوننسھا نات بخیر منھا اومثلھا الم تعلم ان اللہ علی کل شئی قدیر۔

اے ظالم! یہ قرآن کریم ہے، اللہ کی کتاب ہے، کسی حنفی کی لکھی ہوئی نہیں جو اس طرح اس میں تحریف کے مرتکب ہوتے ہو۔ اگرچہ احناف کی کتابوں میں قطع و برید تمہاری فطرت ہے لیکن اللہ کی کتاب میں تو ایسا کرکے یہودیوں کو ٹریننگ نہ دو۔ اللہ کا خوف کرو۔

[۶] اسی طرح ایک اور جگہ لکھتا ہے:

"یثبت اللہ الذین آمنوا فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ ۔ [سورۃ ابراہیم ۲۷، الحق الصریح ۱/۲۰۱ طبع اول]۔

حالانکہ اصل آیت یوں ہے:

"یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوٰۃ الدنیا وفی الآخرۃ۔

[سورۃ ابراہیم ۲۷]

موصوف نے "بالقول الثابت" کا لفظ بیچ میں سے مجبور سمجھ کر ہڑپ کرلیا ہے۔

[۷] ایک اور مقام پر " قل لااجد فیما یوحی الی محرما۔" [انعام ۱۴۵، الحق الصریح: ۳۹۰/۱] ...... حالانکہ آیت میں لفظ "یوحی" نہیں بلکہ "اوحی" ہے۔

[۸] سورہ مزمل میں کی آیت یوں لکھی ہے:" وتبتل الیہ تبتیلا۔ [المزمل ۸، الحق الصریح ۲۲۵/۱]... حالانکہ اصل الفاظ یوں ہیں: وتبتل الیہ تبتیلا"۔

[۹] ایک جگہ لکھتا ہے: والخیل والبغال والحمیر لترکبوا وزینۃ۔ [النحل ۸، الحق الصریح: ۳۸۵/۱]...... حالانکہ لفظ "لترکبوا" نہیں بلکہ "لترکبوھا" ہے۔

[۱۰] موصوف ایک جگہ لکھتا ہے: "ویحملون اثقالا مع اثقالھم " [الحق الصریح: ۳۶۸/۱ طبع اول، ۳۴۳/۱ طبع چہارم] حالانکہ صحیح لفظ" ولیحملن اثقالھم واثقالا مع اثقالھم" سورۃ عنکبوت: ۱۳ ہے۔

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ کرلیا کہ امین اللہ نے کتنی تحریفات کی ہیں، اور بھی ہیں۔ ہم نے تو صرف نمونہ کے لئے ان دس مقامات کو ذکر کیا ہے۔

ان تحریفات کو کاتب کی غلطی پر اس لئے محمول نہیں کیا جاسکتا کہ مصنف کے لئے ضروری ہے کہ وہ کتابت کے بعد اپنی تصنیف کی نظرثانی کرے۔ اگر خود اس صلاحیت سے عاری ہے تو کسی اور سے کروائے۔ خیر کاتب (حضرت محمد) بھی ہی آپ کے حقیقی بھائی کے ساتھ ساتھ آپ جیسے فطرت کا عادی بھی ہے۔ شاید اس نے یہ یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ پر عمل کیا ہوگا جیسا مصنف ویسا کاتب۔

امین اللہ اپنے فتاویٰ اور تحریرات کی زد میں

قارئین کرام! اب ہم آپ کے سامنے امین اللہ کے وہ فتاویٰ پیش کرتے ہیں جن کی زد میں وہ خود بھی آتا ہے اور لاشعوری طور پر وہ اپنے پھیلائے ہوئے جال میں پھنس جاتا ہے۔

فتنہ غیر مقلدیت میں مبتلا لوگوں کی حالت ایسی ہو چکی ہے وہ بلا تامل دوسروں پر فتووں کی بارش کرتے ہیں لیکن چند قدم آگے جا کر خود ہی اس فتوے کی زد میں آجاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ شتر بے مہار ہیں۔ ان کے ہاں فتویٰ نویسی کے لئے نہ قوانین اور نہ ہی اصول وضوابط۔ بس جو دل میں آئے لکھ دیتے ہیں۔

اب اختصار کے ساتھ اصل مقصد ذکر کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمالیں:

[۱] امین اللہ کوثری ایک جگہ لکھتا ہے: "جو لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کام پر اعتراض کرتے ہیں وہ بے وقوف ہیں"۔ [حکمۃ القرآن ۱۳۰/۲]

اب میں ایک ایسا حوالہ دینے لگا ہوں جس میں خود امین اللہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کام پر اعتراض کیا ہے، چنانچہ لکھتا ہے:

> باقی اور دم [حج کے دوران، ناقل] صحیح حدیث میں نہیں ہے، صرف ابن عباس رضی اللہ عنہ نے موقوفاً نقل کیا ہے.... لیکن ظاہر یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے اور یہ مرفوع کے حکم میں نہیں ہے، لہٰذا لوگوں پر بے ضرورت دم کرانا نہیں چاہئے۔
>
> [حکمۃ القرآن: ۲۳۷/۲]

اب میں پوچھتا ہوں کہ یہ آیا یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل پر اعتراض ہے یا نہیں؟ بلکہ تم نے اس کے لئے پشتو کا جو لفظ "چتی" استعمال کیا ہے، یہ حقارت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ہمیں کوشش بسیار کے باوجود اس کے لئے کوئی اردو لفظ نہیں ملا اس لئے

"بے ضرورت" سے اس کا ترجمہ کر دیا۔ ورنہ اس کا اپنا مطلب کافی سخت ہے۔

اسی طرح تم نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قول کے بارے میں کہ "کہ عورتوں کے لئے مسجد جانا نہیں چاہیے" یہ کہنا کہ یہ خواتین کو عظیم خیر سے محروم کرنا ہے۔ یہ بھی اعتراض سے کم نہیں۔ اس کے علاوہ بھی کئی حوالہ جات پچھلے صفحات میں گزر چکے ہیں۔ ان سارے حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ تم بے وقوف ہو۔ ہم نے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا بلکہ تم اپنی ہی فتاویٰ جات کی روشنی میں بے وقوف ثابت ہو گے۔

[۲] تم نے لکھا ہے کہ فرض، واجب اور سنت کی اصطلاحات بدعت ہیں۔ [التحقیق السدید ص ۵۷، وحقیقۃ التقلید ص ۵۱] بلکہ دوسری کتاب "تحفۃ المناظر ص ۱۶۱" میں لکھا ہے کہ یہ زندیقیت ہے"۔

اب میں تمہاری کتابوں میں یہ اصطلاحات دکھادوں گا۔ تیری ہی ایک کتاب ہے جس میں تونے لکھا ہے:

"نماز قرآن کریم میں مجمل آئی ہے اس کی رکعتوں کی تعداد، ارکان، شرائط، واجبات، سنن، مفسدات اور مکروہات احادیث سے معلوم ہیں۔ [الحق الصریح ۲۰ ج طبع چہارم]

تم اپنے اس قول کی وجہ سے بدعتی اور زندیق بھی ثابت ہو گئے، ناراض نہ ہو تا ہم نے اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں کہا، بلکہ تیرے ہی علمی موشگافیاں بیان کر رہے ہیں۔

[۳] تم نے لکھا ہے کہ:

حنفی، شافعی کہنا بدعت ہے۔ [الحق الصریح: ۱/۵۱۱]

تھوڑی دیر بعد تم نے خود ہی بڑے بڑے علماء کرام کی طرف حنفی اور شافعی لکھا ہے مثلاً امام نووی رحمہ اللہ کو شافعی [الحق الصریح ۲/۱۰۰، الدین الخالص: ۲/ ۳۵۶] علامہ آلوسی رحمہ اللہ کو حنفی [الحق الصریح: ۳/۵۳۶]، علامہ ابن حجر رحمہ اللہ کو شافعی

[الحق الصریح: ۵۲۷/۳]، علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کو الاندلسی المالکی [الحق الصریح: ۵۲۸/۳]، علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کو حنبلی [الحق الصریح: ۵۲۸/۳] ، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ کو حنبلی [الحق الصریح: ۵۲۹/۳] اور شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ، مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، اور علامہ عبدالحی رحمہ اللہ کو حنفی کہا ہے۔ [حقیقۃ التقلید ص ۲۲۹] ۔ اسی طرح علامہ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ، امام طحاوی رحمہ اللہ کو حنفی کہا ہے۔

[حقیقۃ التقلید ص ۲۲۹، ۔ زبان پشتو ۲۵۹]۔

ان سارے حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے کہ تم بدعتی ہو۔ کیونکہ جو کام دوسروں کے لئے بدعت ہو وہ تمہارے لئے بھی بدعت ہی ہوگی۔

[۳] تم نے لکھا ہے کہ: اجماع اس پر ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرنا مستحب ہے [الحق الصریح: ۶۷۱/۲] اور تم نے یہ قاعدہ بھی لکھا ہے کہ "استحبابی عمل کا التزام کرنا بدعت ہے۔ [الحق الصریح: ۳۱۱/۳]

لیکن دوسری جگہ تم نے غسل جمعہ کو واجب قرار دیا ہے ۔ [الدین الخالص: ۵۳۳/۱] ۔ لہذا اپنے ہی فتوی کی روشنی میں تم بدعتی ثابت ہوگئے کہ ایک استحبابی عمل کو واجب کا درجہ دیا۔

[۴] تم نے لکھا ہے کہ عورتوں کا قبرستان جانا مستحب عمل ہے۔ [الحق الصریح ۶۸۳/۲] لیکن دوسری جگہ اس کے برعکس دوسری کتاب جس پر تم نے تقریظ لکھی ہے اور اس کی تصحیح اور نظرثانی بھی تم نے ہی کی ہے۔ اس کتاب میں عورتوں کا قبرستان جانے کو حرام قرار دیا ہے۔ اس کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ جو لوگ عورتوں کا مقبرے کو جانا جائز سمجھتے ہیں وہ شرک کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ [انتخاب مشکوۃ ص: ۲۹۵، ۳۲۰، از عبداللہ قانی، جو کہ امین اللہ کے مدرسہ کے مہتمم بھی ہیں]۔

ذرا غور سے دیکھئے۔ خیر سے تم شرک کی طرف دعوت دینے والوں میں شامل ہوگئے۔ اگر قانی صاحب کی یہ بات درست نہ ہوتی تم نظرثانی اور تصحیح کے دوران تم

اسے درست کر سکتے تھے۔

[۵] امین اللہ غیر مقلد نے لکھا ہے کہ جو لوگ ایسے معنی بیان کرتے ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیان نہیں کیے تو وہ خارجی بن جاتا ہے۔

[الحق الصریح ۱/۱۹۳، جدید ایڈیشن: ۱/۲۶۱]

جناب والا! ذرا انصاف سے کام لیجئے کہ تم بھی تو صحابی کے فہم و درایت کو نہیں مانتے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔...... تو کہیں تم خود تو اپنے فتویٰ کی زد میں آکر خارجی تو نہیں بن گئے؟۔

[۶] امین اللہ کوثر نے کہا ہے کہ اپنا نسب ذکر نہ کرنے والا شخص شیطان ہوگا۔ [الحق الصریح: ۱/ ۲۲ ط چہارم] حالانکہ امین نے ایک کتاب میں بھی اپنا نسب ذکر نہیں کیا تو خود اپنے فتوے کی روشنی میں شیطان بن گیا۔

اس کے علاوہ گزشتہ صفحات میں جو عقائد ہم نے بیان کیے کہ "ہم" بھی زنا کی ایک قسم ہے، آدم علیہ السلام سے گناہ بوجہ شہوت کے ہوا تھا معاذاللہ، یا معاذاللہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بے وقوف تھیں وغیرہ۔ تو یہ اور باقی عقائد کی تصریح کسی صحابی سے دکھائیں۔ اگر نہ دکھائی اور یقیناً نہیں دکھا سکو گے کیونکہ اس جیسے عقائد سے تو شیطان بھی شرماتا ہے..... تو تم اپنے ہی فتویٰ کی وجہ سے خارجی ہو گئے۔

[۷] تم نے آنکھیں بند کرکے لکھ مارا کہ: "تقلید شرک ہے، بدعت عمل ہے، کتاب و سنت سے مخالف شے ہے اور اسلام کی جڑ اکھاڑتی ہے، جہالت بلکہ جہالت کی ماں ہے، فتنہ ہے۔ [حقیقۃ التقلید ص ۹۳، ۶۹، التحقیق السدید ۸۶]۔

اب ان سارے حوالوں کی عملی خلاف ورزی کرتے ہوئے جابجا تقلید سے کام لیا ہے۔ اس لئے کہ تقلید کے بغیر انسان چل ہی نہیں سکتا۔

اب ہم ثابت کرتے ہیں کہ خود کو غیر مقلدین کہنے والے مقلدین ہیں۔ [ہم ان کو غیر مقلدین صرف ان کی زبانی دعووں کی وجہ اور ائمہ اربعہ کی تقلید نہ کرنے کی وجہ سے کہتے ہیں]۔

امین اللہ اپنی کتاب "تحقیق السدید ص ۸۳" پر لکھتا ہے کہ "ہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے احادیث کے مقلدین و متبعین ہیں" [لیکن تعجب شاہ غیر مقلد کی نگرانی میں خیانت کرتے ہوئے اس کتاب کے اردو ترجمہ میں لفظ تقلید نہیں لکھا گیا۔ (دیکھئے حقیقۃ التقلید ص ۷۶)]۔ اسی طرح دوسری جگہ لکھتا ہے کہ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور عالم کی تقلید ہم پر کس نے واجب کی ہے؟ [الحق الصریح ۱۰۵/۳] یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید کے دعویدار ہیں۔

اسی طرح اس کے مدرسہ کے ایک خیر خواہ شیر عالم نامی ایک شخص نے مفتی مجیب الرحمن مدظلہ اور امین اللہ کے مابین ہونے والے مناظرہ کو جھوٹا پس منظر دلانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے لے ایک رسالہ لکھا جو سرتاپا خیانت ہی خیانت ہے۔ بہرحال اس رسالہ میں امین اللہ نے نہایت تائید کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ "تقلید کتاب وسنت کی ضروری ہے" [رسالہ حق از حقیقت ص: ۷۱، از حاجی شیر عالم]

اسی طرح دوران مناظرہ امین اللہ کے ایک ساتھی [شائد مولوی عبدالعزیز تھے یا حاجی شیر عالم] نے مفتی صاحب سے کہا کہ آپ کس کی تقلید کرتے ہیں، کسی ایک امام کا نام بتائیں۔ کیونکہ لوگ کسی نہ کسی کی تقلید تو کرتے ہی ہیں۔ بعض لوگ نبی علیہ السلام کی تقلید کرتے ہیں [یعنی اپنی طرف اشارہ مقصود تھا] اور بعض حضرات ائمہ اربعہ کی۔ [کیسٹ مناظرہ]

خلاصہ: نام نہاد اہل حدیث بھی تقلید کرنے کے دعویدار ہیں، یا ائمہ اربعہ کے نہ سہی بلکہ اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ لیکن دعویدار تو ہیں۔ اب بتائیں کہ تقلید کرنے والوں پر انہوں نے جو فتوے لگائے ہیں کیا یہ ان فتاویٰ جات کی زد میں نہیں آتے؟ گویا کہ امین اللہ اپنے فتاویٰ جات کی روشنی میں بدعتی، جاہل، مشرک اور اسلام کے مخالف ثابت ہوا۔ اعاذنا اللہ من ھذہ الخرافات۔

[۸] اصول فقہ پر اعتراض کرتے ہوئے امین اللہ لکھتا ہے کہ "حقیقت نہ

محمد رسول ﷺ سے ثابت ہے نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اور نہ ائمہ کرام سے" [تحقیق السدید ص ۹۶، د تقلید حقیقت ص ۱۵۵، حقیقۃ التقلید اردو ص ۸۸۔

جب ایک چیز اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے ثابت نہ ہو تو تم اسے بدعت کہتے ہو، ہم آپ کو دکھاتے ہیں کہ تم نے خود ہی اس بدعت کا ارتکاب کیا ہے۔ ملاحظہ کیجئے لفظ "حقیقت" تم نے الحق الصریح ۲/۲۵۹، ۲/۳۱۵، ۶/۲۷۷ میں اور لفظ "مجاز" الحق الصریح ۱/۱۰۹، ۶/۲۲۶، تحفۃ المناظر پشتو ۱۲۲۔ میں استعمال کیا ہے۔

لہٰذا تم نے وہ کام کیا جو نہ نبی کریم ﷺ نے کیا، نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اور نہ ہی ائمہ لغت ونحو نے۔ [تیرے اصول کے مطابق]۔

اب ذرا اپنے خلاف بھی فتویٰ رقم کیجئے کہ آخر فتویٰ نویسی کے مسند پر بیٹھے ہو، اور پھر عوام کو ورغلانے اور اپنی طرف راغب کرنے کے لئے بار بار اپنے فتاویٰ کی طرف رجوع کی تلقین بھی کرتے رہتے ہو...... جب کہ اصلیت یہ ہے کہ دوسروں کی تحقیق نقل کرکے خود کو محقق ظاہر کرتے ہو، یہی وجہ ہے کہ فتووں میں بے شمار تضادات موجود ہیں۔ اور فتوے بھی ایسے کہ .... مثلاً:

شوہر اپنی شرمگاہ بیوی کے منہ میں رکھ سکتا ہے۔ [امین الفتاویٰ ۲/۳۵۵]۔ یا اگر نمازی کے کپڑے پر اتنی گندگی لگی ہوئی ہو کہ وہ نماز کے دوران ہی وہ کپڑے سے دور نہیں کر سکتا تو اس گندگی کے ساتھ ہی نماز پڑھنا درست ہے۔ [الحق الصریح ۳/۶۵۳] بلکہ اگر نماز پڑھنے والے کو نماز پڑھتے ہوئے بحالت شعور نجاست لگ جائے تو وہ اپنی نماز پوری کرے یعنی نماز ہو جاتی ہے۔ [ایضاً]

اب آپ ہی بتائیں کہ جب غیر مقلدین کے ہاں پورے کپڑے نجس ہونے کے باوجود نماز ہو جاتی ہے تو پھر احناف پر درہم والے مسئلہ میں اعتراض کا کیا معنی؟

اسی طرح عورتوں کے ساتھ گپ شپ کے لئے راستہ کھولنے کی خاطر لکھتا ہے:
عورت کی آواز عورت نہیں ہے، غیر مرد کے ساتھ باتیں کر سکتی ہے۔

[الحق الصریح ۶/۲۶۵] یعنی آج کل لوگوں کو موبائل پر اجنبی عورتوں کے ساتھ بات چیت کرنے کی تعلیم دی جارہی ہے۔ اس لئے کہ بات ہی پہلی سیڑھی ہے، بات کرنے کے بعد دیکھنے کو دل چاہتا ہے۔ تو امین اللہ نے اس مسئلہ کا حل بھی نکالا ہے لکھتا ہے:

"اجنبی عورتوں کا نامحرم مردوں کو دیکھنا جائز ہے" [الحق الصریح ۶/۲۶۳] بلکہ بارادہ نکاح سارے جسم کو بھی دیکھ سکتے ہیں۔[الدین الخالص: جلد ۳] یہ مزے غیر مقلدین کے مذہب میں جب موجود ہوں تو لوگ [بے علم یا خواہش پرست] کیوں غیر مقلدین نہیں بن جائینگے۔

قارئین ! میں کہاں تک لکھوں ؟ اور کیا کیا لکھوں ؟ یہی چند اشارات کافی ہیں۔ مزید تفصیل کروں کا تو صفحات بڑھ جائیں گے جبکہ ارادہ مختصر سا رسالہ لکھنے کا ہے۔

آخر میں ایک بار پھر امین اللہ کے ایک مجتہدانہ فتویٰ لوگوں کے سامنے کے لئے جسارت کرتے ہیں تاکہ لوگ امین اللہ کے اجتہاد پر رشک کرے۔

امین اللہ غیر مقلد لکھتا ہے کہ شرکی وکفری تعویذ میں تو اثر ہو سکتا ہے

[فتاویٰ الدین الخالص: ۱/۲۷۰، مسئلہ نمبر: ۹۸]

لیکن لفظ اللہ نہ تو معرفت پیدا کر سکتے ہیں اور نہ کوئی نفع مند ذکر ہے......... اور نہ فائدہ دیتا ہے۔ العیاذ باللہ

اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں:

" ذکر اسم مفرد (یعنی اللہ ۔ اللہ)...... نه دا رسول اللہ مقرر کړیدے او نه دَ دے امت سلفو دَ دے تذکره کړیده. او دا ذکر نه په زړه کښ دَ الله معرفت پیدا کوی او نه څه نفع مند حالت..... او نه دا بذات خود فائده ورکوی."

[الدین الخالص: ۱/۳۳ مسئلہ: ۲۵۷]

ترجمہ: اسم مفرد کا ذکر (یعنی اللہ، اللہ) .... یہ نہ تو رسول اللہ ﷺ نے مقرر کیا ہے اور نہ اس امت کے اسلاف ؒ نے اسکا تذکرہ کیا ہے اور نہ یہ بذات خود فائدہ دیتا ہے۔

واہ۔جی۔واہ کفر و شرک تو نقصان کر سکتا ہے لیکن لفظ اللہ کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ استغفر اللہ ترک تقلید کے عجیب کرشمے ہیں۔

اور پھر یہ بات بھی مضحکہ خیز ہے کہ علماء نے بھی اسکا کوئی تذکرہ نہیں کیا۔ تو آپ دور جانے کے بجائے اپنے دادا کے کتاب ہی دیکھے کہ اسمیں جواز کا فتویٰ ہے۔ [لغات الحدیث: ۲/۲۳]

اگر پھر امین کی تسلی و تشفی نہیں ہوتی تو چلو اپنی ہی کتاب تو مانو۔

امین اللہ نے لکھا ہے کہ " اس سورت (فاتحہ) میں اللہ تعالیٰ کا اعظم الاسماء ہے: [۱] لفظ الجلالۃ (اللہ) [۲] رب العلمین [۳] الرحمٰن [۴] الرحیم [۵] مالک.... تو ان اسماؤں پر ورد اور انکے ساتھ بہت ذکر کرنا چاہیں۔

[حکمۃ القرآن: ۱/۱۳ ط اول، ۱/۱۸ ط دوم، ۱۵ فائدہ کے تحت]

جناب اب بتائیں! کہ ذکر کرنا چاہیں یا نہ۔ آپ میں کتنا تکبر آیا ہے کہ میں اجتہاد کا دعویٰ کرتا ہوں کما فی التحقیق السدید۔ تو اس خود ساختہ اجتہاد کی وجہ سے کبھی ایک چیز کو جائز کبھی دوسرے پر غیر جائز۔ یہ کیا ماجرا ہے۔ صاف بتادیں کہ کیا یہ ترک تقلید کی کرشمے نہیں؟ اللہ ہمیں گمراہی سے بچا کر ہمیں اسلاف ؒ کی تقلید میں زندگی بسر کرنے میں توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

اور پھر دوسرے جگہ اسی صفحہ میں لکھا ہے کہ نہ کلام تام ہے اور نہ مفید جملہ [الدین الخالص] تو میں اور دلیلوں سے قطع نظر کرکے صرف ایک آیت اللہ کی توفیق سے اور پھر علماء دیوبند رحمہم اللہ علیہم اجمعین کی عظیم ترین محنتوں کی ثمرات سے اخذ کرکے لکھتا ہوں۔ اللہ جل شانہ نے فرمایا:

ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنھار لایت لاولی الالباب الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبھم ویتفکرون فی خلق السموات والارض۔

جناب دیکھئے صرف تفکر اور سوچ کرنے پر بھی اللہ کا یاد ہوتا ہے تو کیا صرف تفکر کلام تام ہے؟

فیاللعجب! اس مجتہد چچا کو اتنا معلوم نہیں کہ دعا میں کلام تام چاہیں نہ کہ ذکر کرنے میں۔ یہ آخر اس زمانے کے مجتہدین کا یہ حال ہے لیکن انکے باوجود بھی تقلید سے بھاگتے ہیں۔

اگرچہ اور جوابات بھی ہے تو وہ کسی اور رسالے میں انشاء اللہ آئینگے۔ خصوصا "امین کے کتب پر ایک نظر" دیکھئے۔

یار زندہ صحبت باقی

الحق الصریح کتاب کا اصل عکس

[illegible] متفق علیه وفي روایة لمسلم قال: كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ، الْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الِاسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ [illegible] وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَى وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مباعده په مکان او زمان کښې مستعملیږي پدې کښې کمال ته اشاره ده چه اې الله! دا
گناهونه ما نه بالکلیه زائل کړه او د هغې د بد اثر نه مې داسې ورلندې اوساته لکه یو انسان چه په
زمانه یا مکان کښې ورلندې وي. كَمَا بَاعَدْتَ: اي كَابعادك بين المشرق والمغرب، مشرق او
مغرب ئې ذکر کړل ځکه چه د دواړو یو ځائې کېدل محال دي، نو هغې سره ئې تشبیه ورکړه چه ما
سره د هغه گناهونه بالکل نزدې نشي. نَقِّنِي: د باب تفعیل نه د امر صیغه ده. يُنَقَّى: د
مجهول مضارع صیغه ده. الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ: سپینه جامه ئې ذکر کړه وجه دا ده چه پدې باندې
خیرې زیاتې ښکاري په نسبت د نورو رنگونو والا جامه باندې. اشاره ده دېته چه زړه هم دېر زر
خرابیږي په گناهونو سره او ایمان مې خرابیږي. ۲- دارنگه سپینه جامه نه خیرې زر زائله کیږي
او خیرې د ختمیدلو نه پس دېره ښائسته ښکاري نو ما هم د گناهونو ختمولو نه پس ښائسته
[illegible] مِنَ الدَّنَسِ: دنس، درن، وسخ الفاظ مترادفه دي خیرې ته وائي.

٦- انسان همیشه په هر حالت کښې په امتحان کښې دے، نو عقل له هر کړ
فکر سره پکار دے، او د الله تعالی نه مدد غوختل پکار دی۔

٧- **خارجي فائده** : الله تعالی چه انسان پیدا کړو نو امتحان کښې ئے د
طریقه چه ابلیس ئے پرے مقرر کړو ٢- بل نفس اماره بالسوء ئے ورکړو ٣-
دنیا ئے ورکړل۔ دنیا ئے ورته ډولي کړه۔ لیکن الله تعالی انسان له ډیر
سپارلو بلکه احسان ئے ورسره اُوکړو ددے په مقابل کښې ئے ١- ورته نبیا
رالیږل۔ ٢- او عقل ئے ورکړو۔ ٣- ملائك ورته د خیر الهامونه کوی۔ ٤-
قلب المؤمن۔ الله تعالی د مؤمن په زړه کښې یو واعظ اچولے دی۔ ٥- بل رحم
باب د توبه ئے کولاو کړیدے۔ ٦- او د نیك عمل اجر یو په لس دے او بدی
رحم طرف غالب دے۔

نو انسانان په درے قسمه دی (١) اول هغه دی چه کامیاب دی، د انبیاء علیهم
عقل او د ملائکو د الهامونو تابع دی۔ (٢) دویم د ابلیس او د خواهشاتو تابع
منافقین دی۔ (٣) دریم هغه کسان دی چه بین بین دی کله د انبیاء علیهم ا
اتباع کوی او کله د ابلیس، په دے کښې بیا ډیرے مرتبے او تفاوتونه دی، الله تعا
دی، نو هر انسان له اُوس لاره اختیارول پکار دی۔

حکمة : ملائکو اطاعت اُوکړو ځکه تفسونو کښې ئے خشوع او
معصیت اُوکړو ځکه چه نفس کښې ئے کبر او غرور وو نو خشوع اساس الـ
اساس المعاصي دے۔

حکمة : په دے کښې تعریض دے په یهود او منافقینو چه دوی کښې هم کبر
شان او د صحابه کرامو په شان ایمان نهٔ راوړی۔

حکمة : معصیت دوه قسمه دے (١) (مَعْصِيَةٌ أَسَاسُهَا الْكِبْرُ) یو هغه معصـ
هغے بنیاد کبر (تکبر) دے (٢) (وَمَعْصِيَةٌ أَسَاسُهَا الْحِرْصُ وَالشَّهْوَةُ)
بل هغه معصیت دے چه د هغے بنیاد حرص او شهوت وی او اول د دویم
اولنے معصیت د ابلیس دے او دویم معصیت د آدم عليه السلام دے۔